إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقامًا محمودًا

الفضل قادیان

الله اکبر

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر: غلام نبی

فی پرچہ ۱ر

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱۵

The AL FAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند للعہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

نمبر ۵۹	مورخہ ۱۵ر نومبر ۱۹۳۱ء	یوم یکشنبہ	مطابق ۳ر رجب ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۳ر نومبر بروز جمعہ ۹ بجے کے قریب بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لائے

۱۱۔ نومبر ۱۱۔ بجکر ۱۱ منٹ پر گزشتہ جنگ عظیم کی صلح کی تقریب منائی گئی۔ اور دُنیا میں حقیقی امن و امان قائم ہونے کی دُعا کی گئی ؎

۱۵۔ نومبر کو گورداسپور میں منعقد ہونے والی احرار کانفرنس میں شرکت سے ... سے بھی بعض اصحاب تشریف لے گئے ؎

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تازہ اجلاس کی اہم قراردادیں

آزاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے۔ گلانسی کمیشن کے ارکان [illegible]

موجودہ ایجی ٹیشن کا مطلب

لاہور ۱۰۔ نومبر۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا ایک جلسہ زیر صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز منعقد ہوا۔ جس میں ملک برکت علی۔ شیخ صادق حسن رکن اسمبلی۔ شیخ محمد صادق رکن کونسل سید محسن شاہ۔ مولوی محمد یعقوب خان۔ مولانا نور الحق۔ مولانا سید حبیب اور مولانا عبد المجید سالک شامل ہوئے۔ جلسہ میں حسب ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں ؎

۱۔ اس کمیٹی کی رائے میں یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ کشمیر کے واقعات کی تفتیش کے لئے غیر جانبدار کمیشن مقرر کیا جائے۔ جب جبکہ برطانوی حکومت نے معاملات کشمیر میں مداخلت کرنا منظور کر لیا ہے بلکہ اس مضمون کا آرڈی نینس بھی شائع کر دیا ہے۔ تو یہ کمیٹی حکومت برطانیہ

سے درخواست کرتی ہے۔ کہ معاملات کشمیر کی تحقیقات کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کیا جائے۔ ورنہ برطانوی حکومت کی موجودہ مداخلت سے یہ نتیجہ نکالا جائے گا۔ کہ یا تو حکومت کشمیر کے مفاد کی خاطر دخل دیا گیا ہے۔ یا برطانی حکومت نے اپنے ذاتی فائدہ کے لئے ایسا کیا ہے

۲- آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا یہ جلسہ پورے زور سے اس امر کا اعادہ کرتا ہے۔ کہ گلینسی کمیشن مسلمانوں کو اس وقت تک مطمئن نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ ایسے ارکان پر مشتمل نہ ہو جن کی ذات پر مسلمانوں کو کامل اعتماد ہو۔ نیز جب تک اس کے دائرہ اختیارات میں دیگر معاملات کے ساتھ اس بات کی پوری پوری وضاحت نہیں کر دی جاتی۔ کہ کمیشن ان ذرائع اور طریقوں کے متعلق رپورٹ کرے گا۔ جو حکومت کشمیر کے دستور اساسی میں اسی وقت داخل کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ اس دستور اساسی سے نمائندہ اور ذمہ دار حکومت حاصل ہو سکے۔

۳- اس شر انگیز پروپیگنڈا کے پیش نظر جو بعض حلقوں میں پھیلایا جا رہا ہے کمیٹی اپنے سابقہ اعلان کا اعادہ کرتی ہے۔ کہ موجودہ ایجی ٹیشن کسی صورت میں بھی ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کی ذات کے خلاف نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف مسلمانان کشمیر کی ناقابل برداشت شکایات کا ازالہ اور متشددانہ طرز حکومت کی اصلاح کرانا ہے جو بدقسمتی سے کشمیر میں مروج ہے۔

امریکہ میں سیرت النبی کے شاندار جلسے

شکاگو ۱- نومبر۔ جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ... بنگالی مبلغ اسلام امریکہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں ... نہایت شاندار ... گیا ... گئے۔ با اثر اخبارات نے نمایاں طور پر اپنے صفحات میں ذکر کیا۔ تفصیلات ... ہیں۔

... اور نعش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مرگھٹ لیجایا جاتا تھا۔ اور جلایا جاتا ... گواہ مذکور کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔ جس سے بہت سے راز ہائے سربستہ افشا ہونے کی توقع ہے۔

رگھوناتھ پورہ تالاب سے برآمدگی مال

گزشتہ روز سے تلاش تالاب رگھوناتھ پورہ جاری ہے۔ آج پانچ چھ گھنٹے صرف کرنے کے بعد تالاب سے ایک سیونگ مشین۔ ٹرنک۔ سوٹ کیس اور چند ایک زرگر یزوں کے لوٹے ہوئے تانبا کے ظروف برآمد ہوئے۔ ٹرنکوں کے کھولنے سے نقدی اور ریشمی پارچات نکلے۔ پارچات کی برآمدگی اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ دو و تین نومبر کو رات کی گاڑی سے آنے والے ... مسلمان ... کو رگھوناتھ مندر کے قریب پہنچنے پر

جمّوں میں کیا ہو رہا ہے؟

ریاستی اسلحہ جات پر برطانوی قبضہ

جموں۔ ۹- نومبر گزشتہ رات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈوگرہ ملٹری افسران کے من مانے احکام کا دور ختم کر دیا گیا ہے۔ اور تمام ریاستی اسلحہ جات پر برطانوی افسران نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تمام قلعہ جات ریاست پر گورہ افواج کے سپاہی تعین کر دیئے گئے ہیں۔

غازی کیمپ کا اسلامی جھنڈا!

جموں ۹- نومبر شہر بھر کے ہندوؤں نے ریاستی شاہی جھنڈے کے رنگ کے بے شمار جھنڈے اپنے اپنے مکانوں پر نصب کئے ہوئے تھے۔ اور خاص کر ہندو سازشی سٹیشنوں پر بہت شان سے لہراتے تھے۔ جن کو برطانوی افواج آج تین روز سے اتار رہی ہیں۔ گزشتہ رات تک تمام ہندو مکانات سے سٹیٹ فلیگز اتار دیئے گئے ہیں۔ غازی کیمپ پر اسلامی جھنڈا خوش شان سے لہراتا موجود ہے۔

ہندو لاشوں کی نگرانی

ہندو چونکہ ہلاک کردہ مسلمانوں کی نعشیں مرگھٹ لیجا لیجا کر نذرِ آتش کرتے رہے۔ اور اب راز افشا ہو گیا ہے۔ اس لئے برطانوی افسر ہر ہندو لاش کی جو شمشان لیجائی جاتی ہے۔ نگرانی کرتے ہیں۔ اور بعد ملاحظہ لے جانے دی جاتی ہے۔

مسلمانوں کے لوٹے ہوئے مال کی برآمد

جموں ۹- نومبر۔ آج رگھوناتھ مندر کے قریب کے تالاب میں تیراکوں کے ذریعہ تلاش مال عمل میں لائی گئی۔ صرف دو گھنٹوں کی تگ و دو کے بعد (شام ہونے والی تھی) تالاب سے دو سینے والی مشینیں ... (جو ... گئی تھی) بے شمار سوٹ کیس ... متعلق آہنگری ... اور لاتعداد ... (جو لوٹی گئی تھی) برآمد ہوئے۔ ابھی اور بہت مال کی برآمدگی کی امید کی جاتی ہے۔ باقی ہندو تالابوں پر انگریزی پہرہ تعین کیا گیا ہے۔ تالاب مذکور کے نزدیک ایک سادھو کی کٹیا ہے۔ جس میں ہلاک کردہ نعشوں کو جلائے جانے کے نشانات اور چند سوختہ ہڈیاں پائی گئیں۔

ایک ہندو گونگے کے بیانات

جموں ۱۰- نومبر کل بدوران تلاش تالاب رگھوناتھ پورہ ایک ہندو بہرے اور گونگے نے مسٹر جنکن کی موجودگی میں نہایت حیرت انگیز طریق سے خود بخود قاتلان کے حلیے بتائے۔ اس نے ایک سکھ ڈاکٹر ہیٹ دش کی پوزیشن ظاہر کی۔ اور اپنے اشارات سے بتلایا۔ کہ وہ شخص (سکھ ڈاکٹر) رگھوناتھ پورہ سے گزرنے والے مسلمانوں کو گولی مارتا تھا۔

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کو کیسے آڑے وقت میں سنبھالا اور آپ کی کوششوں سے کس طرح ڈوبتی ناؤ منجدھار سے نکل کر صاف پانی میں چلنے لگی۔ غیر عیسائی۔ آریہ۔ ہندو۔ سناتن دھرم اور غیر مذاہب والے محسوس کرتے ہیں۔ کہ اگر کسی نے اسلام کی حفاظت کی۔ تو وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی ہے۔ مگر چونکہ یہ ایسا کام نہیں۔ جو یکدم ہو۔ بلکہ اولم یروا انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا سے ظاہر ہے۔ کہ ہمیشہ اشاعت ہدایت میں تدریجی ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ ترقی کرتا جائے گا۔ یہاں تک کہ کامل طور پر اسلام دوسرے دینوں پر ظاہری اور باطنی طور پر غالب آ جائیگا۔

حضرت مسیح موعود کا زمانہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں:-

"مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے جس حد تک۔ اس کے دیکھنے والوں کے دیکھنے والے اور پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائینگے۔ غرض قرون ثلاثہ کا ہونا برعایت منہاج نبوت ضروری ہے" (حاشیہ تریاق القلوب)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ تین صدیوں تک ہے۔ اور آج کی ترقی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تین سو سال تک دنیا میں کتنا عظیم الشان تغیر ہو جائے گا۔

مسیح موعود کا کام اور آپ کے جانشین

قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی دریافت فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا کام آپ کے ہی ہاتھوں پورا ہونا تھا۔ یا آپ کے جانشینوں کے ہاتھ سے بھی سو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ انبیاء دنیا میں تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ انبیاء کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ جس راستبازی کو دنیا میں وہ پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھوں سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل انہی کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ (الوصیت صفحہ ۵) اور اپنے متعلق فرماتے ہیں:-

میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ پورے طور پر ترقی اسلام کی میری زندگی میں ہو گی۔ یا میرے بعد۔ ہاں میں خیال کرتا ہوں۔ کہ پوری ترقی دین کی کبھی نبی کی عین حیات میں نہیں ہوئی۔ بلکہ انبیاء کا یہ کام تھا۔ کہ انہوں نے ترقی کا کسی قدر نمونہ دکھلا دیا۔ اور پھر بعد ان کے ترقیاں ظہور میں آئیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دنیا کے لئے اور ہر ایک اسود و احمر کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ مگر آپ کی حیات میں احمر یعنی یورپ کی قوم کو تو کچھ بھی حصہ نہ ملا۔ ایک بھی مسلمان نہ ہوا۔ اور جو اسود تھے۔ ان میں سے صرف جزیرہ عرب میں اسلام پھیلا۔ ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی ... سو میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میری نسبت بھی ایسا ہی ہو گا۔ (تتمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ...)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو بھی کام تھا۔ وہ آپ نے بھی سر انجام دیا۔ اور آپ کے خلفاء بھی اور متبعین بھی اس کو سر انجام دیتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ مقصد پورا ہو گا۔ جس کے لئے مسیح موعود کی بعثت ظہور میں آئی۔ دنیا گواہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر میدان میں کامیابی عطا فرمائی۔ آپ کے ...

... مسلمانوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ جن کی نعشیں ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے علاوہ گنگھر ... اور تالاب میں پھینکا گیا۔

ماہ نومبر میں چندہ خاص کی وصولی

نظارت بیت المال یکم نومبر سے جماعتوں اور افراد کی وصول رقوم کو شائع کر رہی ہے۔ اور اس سے غرض یہ ہے۔ کہ جن جماعتوں اور افراد کا چندہ خاص تاحال نہیں آیا ہے۔ وہ جلد سے جلد ارسال فرماویں۔ تاکہ ان کا چندہ خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے ماتحت ٹھیک وقت پر یعنی ۳۰ نومبر تک داخل ہو جاوے۔ پس جن جماعتوں کا اب تک چندہ خاص نہیں آیا ہے۔ ان کو چاہیئے کہ ارسال فرماویں۔ اور جماعتیں اس بات کو یاد رکھیں۔ کہ ۳۰ نومبر تک ہر ایک جماعت کا چندہ خاص پورا پورا داخل ہو جانا ضروری ہے۔ کیونکہ ہندوستان کی جماعتوں کے لئے حضرت اقدس نے یہی میعاد رکھی ہے۔

فہرست وصولی چندہ خاص از ۸ نومبر ۱۹۳۱ء تا ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء

(۱) منشی محمد ظہیر الدین صاحب پیشکار کلکٹری مین پوری ۲۸/- اب بقایا صرف ۸/- مولوی حکم الدین صاحب کا ہے۔ ان کو تاحال تنخواہ نہیں ملی۔ تنخواہ ملنے پر یہ رقم ارسال کر کے حساب بے باق کر دیا جاویگا۔

(۲) شیخ غلام احمد صاحب ۱۵/- تیسری قسط حساب بیباق جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۳) علی اکبر خاں ہیڈ ماسٹر بارہ والی ۳۲/- صاحب موصوف نے جو فہرست ارسال فرمائی ہے۔ اس کے مطابق تو یہ رقم وصول ہو چکی ہے۔ لیکن بعض احباب کے وعدے کی رقم پوری ایک ماہ کی آمدنی نہیں ہے۔ اس لئے ان سے بقیہ رقم لینی چاہیئے۔

(۴) چوہدری فقیر محمد صاحب ہرکارہ چھور براہ چونڈہ ۷/۶/- میری یہی ماہوار آمدنی ہے۔ یک مشت حضرت کے حکم کی تعمیل میں ۱۵ نومبر سے پہلے ارسال ہے۔ جزاہ اللہ

(۵) جماعت ظفروال ۳۳/- اب صرف ۱۲/- کی رقم بقایا ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سے زیادہ رقم جماعت ظفروال ۳۰ نومبر سے قبل ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریگی۔

(۶) جماعت سہارن پور ۲۰/-

(۷) جماعت شور کوٹ ۲۱/- یہ رقم مولوی احمد حسین صاحب کی ہے۔ اب اس رقم کے بعد کچھ بقایا نہیں ہے۔ بلکہ مقررہ رقم سے ۶/- رقم زاید ارسال ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۸) ماسٹر عبد القیوم صاحب سیکنڈ ماسٹر ۱۵/- وعدہ کی رقم تو پوری ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی ایک ماہ کی آمدنی سے کچھ بقایا ہے اگر آپ دوسرے احباب کی مشکلات کو دیکھ کر کہ انہوں نے باوجود سخت تنگی کے پورا روپیہ دیا ہے۔ تو امید ہے۔ کہ آپ بھی بقیہ رقم ادا فرماویں۔ مشکور ہوں گا۔

(۹) جماعت گھونکے ججہ سیالکوٹ ۲۰/- باقی رقم ۶۰/-

ہے۔ براہ مہربانی پوری توجہ سے وقت پر پوری ادا فرماویں۔

(۱۰) فاطمہ بیگم معلمہ گرلز سکول ہیج بہاڑہ ۸/- دوسری قسط

(۱۱) حکیم محمد حسین صاحب سیکرٹری مال اوڑ ضلع جالندھر ۱۰/- اپنی رقم ایک ماہ کی آمدنی ارسال ہے۔ جماعت میں تحریک کی ہے۔ بروقت بھیجنے کی پوری کوشش ہو رہی ہے۔

(۱۲) منشی غلام محمد صاحب کوٹ رحمت خاں شیخوپورہ ۱۷/۱۱/-

(۱۳) بابو غلام نبی صاحب پوسٹ ماسٹر ۲۰/- دوسری قسط

(۱۴) بابو محمد شفیع صاحب ترلیتی اور سیر وزیر خاں ۱۵/- باقی ۳۵/- بعد ارسال خدمت ہونگے۔

(۱۵) بابو اللہ بخش صاحب ہیڈ کلرک پوسٹ آفس کہوٹہ ۳۵/- تیسری قسط۔ موعودہ رقم پوری ہو گئی ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(۱۶) بابو محمد منیر شاہ و بابو سردار احمد پوسٹل کلرک جوبیاں ۵۰/- ہمارے ذمہ چندہ خاص کا بقایا مبلغ ۵۰/- تھا۔ جو ارسال ہے۔ ہم دونوں اللہ تعالے کا بہت شکر بجا لاتے ہیں۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے حضرت کے حکم پر بروقت تعمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ ہمارے لئے حضرت کے حضور دعا کے لئے ضرور عرض کریں۔ عین نوازش ہو گی۔

(۱۷) جماعت مالاکنڈ بابو منظفر احمد صاحب ۲۱۵/- ستمبر میں ۱۶۹/- اور اکتوبر میں ۲۲۰/- اور نومبر میں ۲۱۵/- کل رقم ۶۰۴/- داخل ہوئی ہے۔ وعدہ ان کا ۵۲۱/- کا تھا۔ مندرجہ ذیل دوستوں نے بروقت اپنا موعودہ وغیرہ ادا فرمایا ہے۔ بابو محمد شفیع صاحب۔ بابو عبد اللہ۔ ڈاکٹر فیروز دین بابو منظفر احمد۔ سید محمد افضل شاہ۔ میاں فضل الدین۔ میاں رحیم بخش صاحبان۔ اللہ تعالے ان کی قربانیوں کو قبول فرماوے اور ان سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ بابو منظفر احمد صاحب نے چندہ خاص کے بروقت وصول کرنے اور بروقت پہنچانے میں خاص توجہ سے کام کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بابو صاحب کا شکریہ ہے۔

(۱۸) بابو محمد ابراہیم صاحب کلرک ٹنڈو آدم کوٹ سندھ ۶۰/- مبلغ تیس اکتوبر میں ارسال کر چکا ہوں۔ اب ساٹھ ارسال کر کے اپنی ایک ماہ کی آمدنی ۹۰/- پوری کرتا ہوں۔ اللہ تعالے کا احسان ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل کرنے کی بروقت توفیق عطا فرمائی۔ حضرت کے حضور دعا کی درخواست کریں۔ جزاہ اللہ

(۱۹) شیخ رفیع الدین احمد سب انسپکٹر پولیس شکارپور سندھ ۵۱/۳/- اس سے پہلے اکتوبر میں ۵۳/۱۳ ارسال کر چکا ہوں۔ یہ رقم ملا کر ۱۰۵/- پورے ہو گئے۔ جو ایک ماہ کی میری آمدنی ہے۔ اب میرے ذمہ بقایا کچھ نہیں ہے۔ الحمد للہ کہ وقت پر چندہ خاص پورا ادا کیا ہے۔ حضرت کے حضور دعا کی درخواست ہے۔

(۲۰) شیخ نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس دادو سندھ ۵۰/- تیس پہلے ادا کر چکا ہوں۔ یہ رقم ملا کر ۸۰/- پورے ہو گئے۔ جو میری ایام رخصت کی نصف تنخواہ ہے۔ اللہ تعالے قبول فرماوے۔

(۲۱) مسٹر ٹی۔ ڈی احمد بذریعہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی چک نفیتی ۱۳۰/- یہ چیک دوسری قسط کا ہے۔ کیش پہونچنے پر اس کی رسید ارسال ہو گی۔ تیسری قسط کا چیک کل بھر نومبر سے قبل ارسال فرماویں

(۲۲) جماعت ڈیرہ غازیخاں ۲۶۵/- بقایا ۱۶۴/- روپیہ ہے۔ ڈیرہ غازیخاں کی مخلص جماعت کے لئے یہ بقایا معمولی ہے مجھے یقین ہے۔ کہ یہ رقم ۳۰ نومبر سے پہلے داخل خزانہ صدر ہو جائیگی۔ انشاء اللہ

(۲۳) پٹیالہ اسٹیٹ ۹۲/- اس تیسری رقم سے ... نہ صرف پورا ہو گیا ہے بلکہ ۲۲/۸/- کی رقم زائد وصول ... جماعت کے احباب نے چندہ خاص کی وصولی میں خاص ... کوشش سے کام کیا ہے۔ اللہ تعالے احباب کو جزا ... عطا فرمائے

(۲۴) محمد عمر خاں ... تحصیل چارسدہ ۱۰۹/- اس رقم میں ۹۴/۸/- یکمشت چندہ خاص ... اللہ ... اور ... بازی کا ہے۔ اور بقیہ رقم بابو صاحب ... اور دفتر ... مسجد لنڈن کا چندہ ہے۔ سات سو روپیہ موعودہ روپیہ سے واجب الادا ہے۔ کارکنان جماعت ... چندہ خاص کے لئے خاص کوشش نہ کریں۔ ... بعض احباب اس رقم کے پورا کرنے کے لئے خاص کوشش ... تا یہ رقم ۳۰ نومبر تک پوری ہو جاوے۔

(۲۵) خان بہادر محمد علی ... ۱۰۰/- آپ نے چندہ خاص میں بجائے ۳۰۰ پہلے کی آمدنی کے چار سو روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ تین ... پوری داخل ہو چکی ہے۔ باقی ایک سو روپیہ حسب وعدہ ... وصول ہو جاویگا انشاء اللہ

(۲۶) جماعت ... ۶۹/- اس رقم میں مبلغ ۵۵/- حیدر شاہ صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ مونگ کی ... تنخواہ ایک ماہ کی یکمشت ... ہے ... احسن الجزاء

(۲۷) ... پاک پٹن ۶۰/- امیر جماعت صاحب سے امید ہے۔ کہ چندہ خاص کی رقوم ہر ایک احمدی سے وصول کر کے ۳۰ نومبر تک داخل فرمائیں گے

(۲۸) محمد الدین احمد رانچی ۵۹/- اس رقم میں ۵۴/- کی وہ ... صاحب موصوف کی ہیں۔ اور پانچ روپیہ بابو عبد الرحمٰن صاحب کے۔ چندہ خاص سارا وصول ہو گیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

(۲۹) جماعت کوٹ قیصرانی ۲۰/- یہ رقم ... حصہ ... احباب کا ہے۔ بقیہ رقم جو ۲۵ روپیہ ہے۔ امید ہے کہ ۳۰ نومبر تک ارسال فرمائیں گے۔

(۳۰) بابو اعراف اللہ سب پوسٹ ماسٹر صوابی ۳۳/- آخری قسط ہے۔ چندہ خاص ٹھیک وقت پر وصول ہو گیا۔ جزاک اللہ احسن الجزاء

(۳۱) جماعت ننہال ۳۰/- اس میں ۲۰/- روپیہ منشی محمد دین صاحب ننہال کی ایک ماہ کی تمام آمد ہے۔ اور ۱۰/- مسجد لنڈن کا چندہ۔

(۳۲) غلام حیدر ... سندھ ۔/۳ ۔ یہ رقم میری نصف ماہ کی آمدنی ہے ۔ باقی آدھی روانہ کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہوں ۔ حضور کا ... کرے آئیں ... امید ہے ۔ کہ آپ ۳۰ نومبر تک چندہ خاص پورا کرنے کی کوشش فرمائیں گے ۔

(۳۳) عبدالرشید خاں محلہ ... بنارس ۔/۱۰۵ ۔ اس رقم کے ساتھ میرا چندہ خاص ۔/۱۰۲ ایک ماہ کی سالم آمد پورا داخل ہوگیا ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

(۳۴) جماعت چک ... ۔/...

(۳۵) میاں اللہ دتا سپاہی ۔/۱۳ ۔ میری یہ ایک ... کی آمد ہے ۔

(۳۶) جماعت ... غلام نبی ۔/۵ ۔ بقایا ۔/۱۷ ہے ۔ ... امید ہے ۔ کہ اس بقیہ رقم کو پوری کرنے کے لئے ... گے ۔ تاکہ وقت پر داخل ہو جائے ۔

(۳۷) جماعت گورداسپور ۔/۱۰۸ ۔ بقایا ۳۰۶ روپیہ ہے ۔ مولوی ... صاحب جیسے سیکرٹری مال کی کوشش اور سعی سے مجھے امید ہے ... ۳۰ نومبر کی تاریخ ختم ہونے پر چندہ خاص کا بقایا بھی پورا ہو جاویگا ۔

(۳۸) بابو محمد ... اوورسیر نہر ضلع شیخوپورہ ۔/۲۷ ... چندہ خاص کی ... قسطیں ہیں ۔ تیسری قسط تنخواہ ملنے پر انشاء اللہ ایک ہفتہ ... ارسال کروں گا ۔ میں اپنے دل میں ... ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ... دیری کے ... شرمندگی ... کر رہا ہوں ۔ اللہ سے دعا فرماویں ۔ کہ ... ایسی ... شرمندگی ... اور اللہ تعالے پوری تعمیل کی توفیق عطا فرماوے ۔

(۳۹) ملک نلوا خاں صاحب ... پار ہیلواں ۔/۴۰ ۔ میری تیسری قسط ہے ۔ اور اس میں ... شیخ عبدالرحیم دوکاندار ... ہے ۔

(۴۰) شیخ نیاز محمد ... کسووال ۔/۵

(۴۱) عبدالعزیز ... ۔/۱۸

(۴۲) جماعت ... گوجرانوالہ ۔/۱۰

(۴۳) چوہدری غلام حیدر چک ۲۶۹ بڈھا گورایہ ۔/۲۱ باقی رقم ۹ ... امید ہے ۔ چوہدری صاحب وقت پر ارسال فرماویں گے ۔

(۴۴) چوہدری نور احمد پٹواری قادرآباد ضلع سیالکوٹ ۔/۳۰

(۴۵) چوہدری ... الحکیم سٹیشن ماسٹر ڈنگہ ۔/۱۰ چندہ خاص میرا ۔/۶۰ روپیہ تھا اور ۱۲ روپیہ میری اہلیہ اور لڑکیوں کا چندہ ... بھیج چکا ہوں ۔ چوہدری صاحب سے التماس ہے ۔ کہ براہ مہربانی ... کی بقیہ رقم ۳۰ نومبر تک روانہ فرماویں ۔ اس لئے کہ حضرت کا ارشاد ہے ۔ کہ چندہ خاص جماعتوں کا ۳۰ نومبر تک داخل ہو جاوے ۔

(۴۶) سید صادق علی صاحب ٹھیک پورہ ۔/۴۷ اس میں چندہ خاص ۔/۱۵۹ روپیہ ہے ۔ جو تیسری قسط ہے ۔ اس رقم سے سالم ایک ماہ آمد داخل ہوگئی ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

(۴۷) جماعت مسانیاں ۔/۱۳

(۴۸) جماعت مزنگ لاہور سید محمد اشرف صاحب ۔/۲۰ باقی رقم ۵۶/۷ بقایا ہے ۔

(۴۹) جماعت ڈیرہ نانک ۔/۶ ۔ باقی رقم ۶۹ روپیہ ہے جو وقت پر داخل ہونی ضروری ہے ۔

(۵۰) منشی عبدالعزیز صاحب سابق پٹواری ۔/۱۰ ۔ یہ آپ کی تیسری قسط ہے ۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

(۵۱) قاری محمد امین ۔/۵

(۵۲) بابو عبداللطیف صاحب ٹرین اگزیمنر ریلوے سٹیشن خانیوال ۔/۱۵ ۔ یہ آپ کی تیسری قسط ہے ۔ اب ایک ماہ کی پوری رقم داخل ہوگئی ۔ اللہ تعالے قبول فرماوے ۔ آمین ۔

تحریک چندہ خاص اور احمدیہ جماعت

کے

خطوط کا خلاصہ

(۱) محمد اکبر خاں صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول بسالی ۔ آپ کے یکے بعد دیگرے دو تین نوازنامے برائے ادائیگی چندہ خاص موصول ہو چکے ہیں ۔ میری طرف سے ۔/۴۹ کی رقم بھیجی جا چکی ہے ۔ بقیہ رقم ۳۰ نومبر سے قبل بھیج دونگا ۔ آپ فکر نہ کریں ۔ حضرت کے حکم کی تعمیل میں خود بہت فکر ہے ۔

(۲) سید غلام حسین صاحب منٹگمری ۔ اپنی ماہوار تنخواہ میں سے ۔/۳/ ۲۳۲ ... سیکرٹری صاحب منٹگمری کو ادا کر چکا ہوں ۔ اور محض خدا کے فضل سے اب تیسری قسط ۔/۱۳۲ بھی ادا کر دی ہے ۔ یعنی کل رقم ۔/۳۱۶ ادا کر دی ہے ۔ فالحمد للہ علی ذالک ۔ کہ اللہ تعالے نے حضرت کے حکم تعمیل کی توفیق بخشی ۔ سید صاحب نے باوجود ایک خاص ضرورت کے بھی چندہ خاص کو مقدم فرمایا ہے ۔ اللہ تعالے قبول فرماوے ۔

(۳) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سیکرٹری اسسٹنٹ سرجن جڑانوالہ ۔ جناب کے بار بار کے خطوط سے میں بے چین ہو جاتا ہوں ۔ میں چندہ کی وصولی میں انتہائی کوشش کر رہا ہوں ۔ جماعت زمینداروں کی ہے ۔ کپاس کو فروخت کر کے رقم ادا کر دینگے ۔ میں اپنی ایک ماہ کی آمدنی ۔/۱۷۵ ارسال کر چکا ہوں ۔ دوست اپنا اپنا چندہ سب ادا کریں گے ۔ مگر کپاس کے فروخت ہونے پر ۔ میں انشاء اللہ تعالے اپنے وعدہ ۔/۳۲۴ سے زاید رقم داخل خزانہ کر دونگا کم ہرگز نہیں کروں گا ۔

(۴) بابو عبدالجلیل کلرک محکمہ نہر صوابی ۔ حضرت اقدس کے ارشاد کے متعلق چندہ خاص کی تعمیل میں میں نے ۔/۱۵ کا وعدہ لکھایا ۔ چنانچہ ۔/۲۱ روپیہ تو میں ادا کر چکا ہوں ۔ اس نے مجھے تیس روپے دینے تھے ۔ لیکن بوجہ زیادتی خرچ کے طرف ۔/... جناب بابو خواص خاں صاحب آئیں جماعت ... کو دینے لگا ۔ اور ساتھ ہی معذرت پیش کی ۔ کہ افسوس ابھی ۔/۲۰ اور دینے ہیں ۔ لیکن میرے پاس نہیں ۔ یہ سنکر صاحب موصوف نے جو کہ نہایت با اخلاص آدمی ہیں ۔ اپنی طرف سے میرے چندہ میں دیدیئے ۔ اور اس طرح سے حضرت اقدس کی حکم کی تعمیل یعنی سارا چندہ خاص ۳۰ نومبر تک داخل کرنا ضروری ہے پوری ہوگئی ۔ الحمد للہ ۔ ضروری عرض ہے ۔ حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے عرض کر دیں ۔ تا اللہ تعالے مشکلات سے نجات بخشے ۔ نیز بابو خواص خاں کو اجر عظیم دے ۔

قریشی کریم بخش صاحب محاسب انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

آج ایک کارڈ جناب کی طرف سے موصول ہوا جس میں بقایا چندہ خاص کا بروقت مطالبہ ہے ۔ اس سے پہلے ایک لفافہ میں وہی تحریک بھی پہنچی ہے ۔ انشاء اللہ العزیز پوری رقم کوشش کے ساتھ فراہم کی جاویگی ۔ اگر خدا نے چاہا ۔ تو وقت سے پہلے داخل خزانہ کر سکیں گے ۔ وباللہ التوفیق ۔

زمیندار جماعتیں بھی چندہ خاص بروقت ادا کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہیں ان کی خواہش یہی ہے ۔ کہ ۳۰ نومبر تک ہمارا چندہ خاص بھی داخل ہو جاوے ۔ چنانچہ مندرجہ ذیل رپورٹیں حکیم فیروز الدین صاحب محصل کی پہنچی ہیں :۔

جماعت ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ سیکرٹری مال مولوی نظام الدین

گو جماعت ڈیریانوالہ بوجہ غربت بہت کمزور ہے ۔ مگر ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے ۔ کہ ۔/۶۵ بقیہ رقم چندہ خاص میعاد مقررہ تک بھیجی جاوے ۔ جماعت کے مشورہ سے چار دوستوں کا ایک وفد بنایا گیا ہے کہ اب سے چندہ خاص بروقت وصول کرے ۔

جماعت بدوملہی مولوی عبدالحق و مولوی غلام رسول صاحبان

ہماری جماعت بدوملہی کے ذمہ چندہ خاص دو صد روپیہ تجویز فرمایا ہے ۔ اس میں سے ۔/۸۰ داخل کیا گیا ۔ گو امسال مالی کمزوری بہت ہے ۔ تاہم بھی انشاء اللہ تعالے باقی رقم ۔/۱۲۰ مورخہ ۳۰ تک داخل کرینگے ۔ تا کہ حضرت اقدس کے ارشاد کی بروقت تعمیل ہو جاوے ۔

خانو خاں والی میانوالی ۔ چوہدری نصر اللہ خاں کوٹ باجوہ

چند وجوہات اور اپنی کمزوری کی وجہ سے چندہ خاص کی فہرست ارسال نہیں کر سکا لیکن کچھ عرصہ سے اس کوشش میں ہوں ۔ کہ چندہ خاص اور چندہ عام جس قدر وصول ہو جائے ۔ وہ داخل کیا جاوے ۔ اب اللہ تعالے کے فضل اور اس کی توفیق سے ایک حصہ رقم وصول ہو گیا ہے ۔ اور کچھ رقم ان ہی ایام میں وصول ہونے والی ہے ۔ اب یہ تحریر بطور وعدہ فہرست ہی ارسال کر رہا ہوں ۔ کہ انشاء اللہ تعالے مبلغ ۔/۲۰۰ روپیہ ۱۵ نومبر تک دفتر محاسب میں بھیج دوں گا ۔

نیاز مند

ناظر بیت المال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل شان اور کام

دو سوالات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ماہ جنوری کے وسط میں اشتہار "ندائے ایمان" ۱ شائع فرمایا تھا جس کے آخر میں حضور نے اُن لوگوں سے خطاب فرماتے ہوئے جنہوں نے تاحال احمدیت کے متعلق غور نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اگر آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے ابھی تک اس معاملہ پر غور ہی نہیں کیا۔ تو بھی میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جلد تحقیق کی طرف متوجہ ہوں۔ اور مندرجہ ذیل طریقوں میں سے ایک کو اختیار کریں:-

۱- جو سوالات آپ کے نزدیک حل طلب ہوں۔ انہیں اپنے قریب کے احمدیوں کے سامنے پیش کر کے حل کرائیں۔

۲- اگر آپ کے پاس کوئی احمدی جماعت نہ ہو۔ تو مجھے اپنے سوالوں سے اطلاع دیں۔

اس اشتہار کے شائع ہونے پر جنہوں نے اخبارات کے ذریعہ یا براہ راست حضرت اقدس سے سوالات دریافت کئے۔ ان میں سے اکثر کے جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ البتہ قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی کے دو سوالات رہ گئے ہیں۔ ذیل میں اُن کا جواب سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

مسیح موعود اور نبوت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرماتے ہوئے حضور کی مسیحیت و مہدویت کو پیش کیا تھا۔ اور آپ کو مسیح موعود کہکر پکارا تھا۔ اس پر قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ آپ نے اس اشتہار میں نبوت و رسالت کے مدارج سے نیچے کر کے مرزا صاحب کو صرف مسیح موعود لکھا ہے۔ کیا آپ نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوت سے رجوع کر لیا ہے (مفہوم) حالانکہ ہر وہ شخص جو ہمارے سلسلہ کے لٹریچر یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان پیشگوئیوں سے جو کہ آپ نے مسیح موعود کے متعلق فرمائیں معمولی واقفیت بھی رکھتا ہو۔ وہ اس امر کے سمجھنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کر سکتا کہ جب کسی مدعی ماموریت کو مسیح موعود کہکر پکارا جائے گا۔ تو لازماً اس کا یہ مفہوم بھی ہوگا۔ کہ وہ مدعی، نبوت و رسالت کا بھی دعویدار ہے کیونکہ احادیث صحیحہ سے یہ امر بدلائل ثابت ہے۔ کہ آنے والا مسیح جسے عوام الناس آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ جب دُنیا میں مبعوث ہوگا۔ تو وہ نبوت و رسالت کے لباس میں ہی جلوہ گر ہوگا۔ نہ کہ صدیقیت یا ولایت کے جامہ میں۔ صحیح مسلم ایسی معتبر کتاب نے ایسی مستند روائتیں نقل کی ہیں۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار دفعہ مسیح موعود کو نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے۔ خود امت محمدیہ کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ جس مسیح نے آنا ہے۔ وہ مطابق آیت کریمہ جعلنی نبیاً وجعلنی مبارکاً اینما کنتُ (مریم ع ۲) باوجود مسیح موعود کہلانے کے نبی اور رسول ہوگا اور یہ عقیدہ اکابرین ملت کے نزدیک اس قدر مضبوط اور مسلمہ ہے۔ کہ امام سیوطی اور ملا علی قاری صاحب تو یہاں تک فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص یہ کہے کہ آنے والا مسیح نبی نہیں وہ کافر ہے۔ (حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

پس ایک طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیصلہ فرماتے ہیں۔ کہ آنے والا مسیح یقیناً اللہ تعالیٰ کا نبی ہوگا۔ اور آپ اس امر پر اس قدر زور دیتے ہیں۔ کہ اسے کامل طور پر ذہن نشین کرنے کے لئے ایک ہی کلام میں چار دفعہ نبی اللہ کہکر پکارتے ہیں۔ پھر امت محمدیہ کے بہترین وجود اور رسول کریم کے کامل عاشق مسیح موعود کی نبوت کے قائل ہیں۔ اور صرف قائل ہی نہیں بلکہ مسیح موعود کی نبوت کے منکر کو کافر تک کہنے کو تیار ہیں۔ پھر قرآن مجید بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے وجعلنی نبیاً کہلا کر یہ حقیقت منکشف فرماتا ہے۔ کہ مسیح ناصری کی بعثت ثانی مقام نبوت پر ہی فائز ہو کر ہوگی۔ نہ کہ اس سے نیچے اتر کر جب اس قدر شواہد موجود ہیں۔ تو لازمی طور پر ہر باشعور انسان یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوگا کہ اس نظریہ کے ماتحت کہ آنے والا مسیح نبی ہے جب کسی شخص کو مسیح موعود کہکر پکارا جائے گا۔ تو اس کا بالفاظ دیگر یہی مفہوم ہوگا۔ کہ وہ مدعی نبوت و رسالت کا بھی مدعی ہے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بے شک بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس اشتہار میں صرف مسیح موعود کا لفظ استعمال فرمایا۔ مگر حقیقت بین طبائع جانتی اور سمجھتی ہیں۔ کہ یہ آپ کے مرتبہ کو کم کر کے نہیں دکھایا گیا۔ بلکہ آپ کی حقیقی عظمت اور شان کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اور مسیح موعود کہکر آپ کی دونوں شانوں کا اظہار کیا گیا ہے یعنی آپ مسیح بھی ہیں۔ اور مسیح ہو کر اللہ تعالےٰ کے نبی بھی۔

غرض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہ کسی اپنے عقیدہ سے رجوع فرمایا ہے۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل شان کو نعوذ باللہ کم کیا ہے۔ بلکہ مسیح موعود کہکر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا بھی اظہار فرما دیا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا۔ اور امت محمدیہ کا بھی یہی عقیدہ رہا ہے۔ کہ مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا نبی ہوگا۔ نہ کہ غیر نبی۔

حقیقۃ النبوۃ میں نبوت مسیح موعود کا ذکر

تعجب ہے۔ قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی نے یہ کیونکر لکھ دیا۔ کہ کیا حقیقۃ النبوۃ سے رجوع کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ حقیقۃ النبوۃ میں جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو ثابت کیا گیا ہے۔ وہی رنگ آج تک قائم ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

"دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے۔ کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں اس امر کے۔ کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں۔ اب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کو کس طرح چھوڑ دیں؟" (صفحہ ۱۸۹)

یہی بات ہم آج بھی کہتے ہیں۔ جب ہم حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود کہتے ہیں۔ تو لازماً اس کا یہی مطلب ہے۔ کہ آپکو اللہ تعالیٰ کا نبی بھی مانتے ہیں کیونکہ مسیح موعود کو اگر آیت ومبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد میں رسول کہکر پکارا گیا ہے۔ تو حدیثوں میں کئی مرتبہ آپ کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ پھر مسیح موعود کو سابقہ انبیاء نے بھی نبی کہا۔ پس مسیح موعود کے ساتھ نبوت لازمی ہے۔ اور نبوت کے بغیر کوئی مدعی مسیح موعود نہیں کہلا سکتا۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگر صرف مسیح موعود لکھا۔ تو یہ صحیح اور درست لکھا۔ ناواقف اس پر اعتراض کرے تو کرے۔ مگر جو شخص اسلامی لٹریچر سے واقفیت رکھتا ہو۔ وہ ایسا اعتراض نہیں کر سکتا۔

ندائے ایمان ۱ میں نبوت مسیح موعود کا ذکر

معلوم ہوتا ہے۔ کہ قاضی فضل احمد صاحب لدھیانوی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا وہ اشتہار بھی غور سے نہیں پڑھا۔ حضور نے اس میں یہ الفاظ رقم فرمائے ہیں:-

"باوجود ان سب مخالفانہ تدابیر کے جو آپکے مخالفوں نے آپ کے خلاف استعمال کیں۔ آپ کی صداقت لوگوں پر ظاہر ہونی شروع ہوئی اور روحانی مُردے آپ کے ہاتھوں سے زندہ ہونے لگے۔ اور وہ جو پہلے بہرے تھے۔ اب سننے لگے۔ اور جو پہلے اندھے تھے۔ اب دیکھنے لگے۔ اور جو پہلے روحانی کوڑھ میں مبتلا تھے اب ان کے جسم چاند کی طرح منور نظر آنے لگے۔ اور ایک بھاری قوم تیار ہو گئی ہے۔

اور ایک قریب سے اور ایک دُور سے۔ خدا کی قرنا کی آواز سُنکر دوڑ پڑا۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ بالکل اسی طرح جس طرح کہ قدیم سے خدا کے نبیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ ایک جماعت اس خدا کے بہادر کے گرد جمع ہو گئی۔ اور اسلام کا سپہ سالار اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جان نثار اپنے فدائیان کے جھرمٹ میں ایک جوان رعنا دولھا کی طرح اسلام کی حفاظت کیلئے آگے بڑھا۔ اور تم نے بھی دیکھا۔ اور باقی دُنیا نے بھی دیکھ لیا۔ کہ وہی جسے کافر اور زندیق کہا جاتا تھا۔ اسلام کا علمبردار ثابت ہوا۔ اور وہی جسے اسلام کا دشمن کہا جاتا تھا۔ اس کی حفاظت کا واحد ذمہ وار نظر آیا ؛

ان سطور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ الفاظ لکھ کر کہ :۔

” بالکل اسی طرح جس طرح کہ قدیم سے خدا کے نبیوں سے ہوتا چلا آیا “ آپ کی نبوت کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ لَتنے بین الفاظ بھی جناب قاضی صاحب کی نظر سے اوجھل ہو گئے۔ اور آپ نے کچھ کا کچھ مفہوم سمجھ لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس اشتہار میں یہ الفاظ بھی تحریر فرمائے تھے ” آخر کونسی دلیل ہے جس کے آپ منتظر ہیں۔ اور کونسا نشان ہے جس کی آپ کو جستجو ہے۔ مسیح موعود کے متعلق جو کام بتایا گیا تھا۔ وہ آپ کے ہاتھوں سے پُورا ہو رہا ہے۔ اور اسلام ایک نئی زندگی پا رہا ہے پس جلدی کریں۔ اور مسیح موعود کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں “

اس کے متعلق قاضی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آپ نے تحریر کیا ہے کہ مسیح موعود کے متعلق جو کام بتایا گیا تھا۔ وہ آپ کے ہاتھوں سے پورا ہو رہا ہے حل طلب امر یہ ہے کہ وہ کیا کام تھا۔ جو ان کے ہاتھوں سے پورا ہوتا تھا۔ یا اُن کے بعد آپ کے یا کسی اور کے ہاتھوں سے “ (مفہوم)

مسیح موعود کی بعثت کی غرض

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے اس حقیقت پر روشنی پڑتی ہے کہ مسیح موعود کی بعثت کی دو اغراض ہیں۔ اوّل۔ ادیانِ باطلہ پر اسلام کو غالب کرنا۔ دوم اسلام کے سچے خادموں کا گروہ تیار کرنا ؛

جیسا کہ قبل ازیں بتایا جا چکا ہے۔ مسیح موعود کے متعلق یہ امر ثابت شدہ ہے۔ کہ اس نے نبوت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے دُنیا میں آنا ہے اور نبی اسی وقت دُنیا میں آیا کرتا ہے۔ جب گمراہی اور ضلالت حد سے بڑھ جائے۔ کفر و اسلام میں تصادم واقعہ ہو جائے۔ اور دین نرغۂ اعداء میں پھنس جائے۔ ایسے ہی اوقات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش مارتی ہے اور اپنے کسی پیارے کو رشد و ہدایت کا تاج پہنا کر آسمان سے نازل فرماتی اور ظلمت کدہ دُنیا کو نُور سے منور کرتی ہے۔ پس نبی کا کام یہ ہوتا ہے کہ وُہ حقیقی دین کو دُنیا کے باقی مذاہب پر غالب کرے۔ اور ساتھ ہی اس کا یہ کام بھی ہوتا ہے۔ کہ وُہ اپنی قوتِ قدسیہ سے ایک ایسا پاکباز و کامل گروہ تیار کرے۔ جو اس کے نمونہ کو لے کر دُنیا کے ہادی بنیں۔ اور راہِ مستقیم سے گمگشتہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قرب تک پہونچائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکسر الصلیب میں اگر اس طرف اشارہ فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود ادیانِ باطلہ پر اسلام کو غالب کریگا۔ تو لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ فرما کر یہ حقیقت بھی کھول دی تھی۔ کہ وُہ ایمان کو ثریا سے واپس لائیگا۔

اور ایک ایسی جماعت قائم کر دیگا۔ جو دینِ اسلام کی سچی خادم ہو گی۔ اور صحابہ کرام کا اصلی نمونہ ؛

حضرت مسیح موعود کا بیان

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ” یاد رکھو میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ جو غلبہ اس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے۔ گویا وُہ اسلام کو کھاتے جاتے ہیں۔ اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہو گیا ہے۔ پس اس وقت خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ تا میں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُرزور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں۔ اور وُہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار و برکات سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اس وقت اگر تم پادریوں کی رپورٹیں پڑھو۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وُہ اسلام کی مخالفت کیلئے کیا سامان کر رہے ہیں ایسی حالت میں ضروری تھا کہ اسلام کا بول بالا کیا جاتا۔ پس اس غرض کے لئے خدا تعالےٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اور میں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہیگا اور اس کے آثار ظاہر ہیں۔ دوسرا کام یہ ہے۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں۔ اور وُہ کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانوں پر حساب ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ وُہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے۔ جو اسلام کا مغز اور اصل ہے۔ میں تو یہ جانتا ہوں۔ کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رنگ پیدا نہ ہو۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ تم صرف پوست اور چھلکے پر قانع ہو گئے۔ حالانکہ یہ کچھ چیز نہیں ہے خدا تعالیٰ مغز چاہتا ہے۔ پس جیسے میرا یہ کام ہے۔ کہ ان حملوں کو روکا جائے جو بیرونی طور پر اسلام پر ہوتے ہیں۔ ویسے ہی مسلمانوں میں اسلام کی حقیقت اور رُوح پیدا کی جائے “ (پیغام امام صفحہ ۳۶)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہی دونوں کام تھے۔ اور انہی دونوں کی سرانجام دہی کے لئے اللہ تعالےٰ کے لئے تمام انبیاءؑ مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دونوں کام بدرجہ اتم پُورے فرما دیئے ؛

اسلام کے غلبہ کا مفہوم

افسوس ہے۔ بہت لوگ ادیانِ باطلہ پر اسلام کے غلبہ کا مفہوم یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ تمام دین مٹ جائینگے۔ اور صرف اسلام ہی دُنیا میں رہ جائیگا۔ اس بنا پر وُہ پوچھتے ہیں۔ کہ کیا عیسائیت مٹ گئی۔ کیا آریہ مذہب نابود ہو گیا۔ کیا دوسرے ادیان مفقود ہو گئے۔ اگر نہیں۔ تو ان کے نزدیک غلبہ علی الادیان پورا نہیں ہوا۔ حالانکہ قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اختلافِ عقائد دُنیا میں ہمیشہ رہا ہے ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ فرمایا ہے۔ کہ وُہ ہدایت کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا۔ بلکہ فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر کے ماتحت ہر انسان اپنے نفس کا خود ذمہ وار ہے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہستی ہے۔ اس لئے وُہ اتنا ضرور کرتا ہے۔ کہ ہدایتِ خلق کے لئے اپنے انبیاء بھیجتا ہے۔ جو خفتہ لوگوں کو جگاتے اور انہیں بیدار کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت کا پیغام انہیں سناتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔ ونفس وما سوّاھا۔ فالھمھا فجورھا وتقوٰھا یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ انبیاء کے ذریعہ نیکی اور بدی دونوں سے آگاہ کر دیتا ہے۔ آگے ان کا اپنا اختیار ہوتا ہے۔ چاہے وُہ مانیں۔ یا انکار کر دیں۔ پس قرآن مجید کے اس اصل کے ماتحت کہ فمنکم کافر ومنکم مومن ہمیشہ دُنیا میں کافر بھی رہا کرتے ہیں۔ اور ادیانِ باطلہ بھی کلی طور پر مفقود نہیں ہوتے۔ اور یہ ایسی بات نہیں جس سے یہ کہا جا سکے۔ کہ نعوذ باللہ فلاں نبی اپنے مقصد میں ناکام گیا۔ دیکھئے رسول کریمؐ دُنیا میں تشریف لائے آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یعنی اللہ تعالےٰ آپ کے ذریعہ دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کرے گا۔ بخاری میں آتا ہے۔ لن یقبضہ حتیٰ یقیم بہ الملۃ العوجاء (جلد ۳ صفحہ ۱۳۶) یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو وفات نہ دے گا جب تک تمام ٹیڑھے دینوں کو درست نہ کر دے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا الماحی والماحی الذی یمحو اللہ بہ الکفر میں ماحی ہوں جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سب کفر کو مٹا دیگا۔ مگر دُنیا پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ باوجود ان تمام باتوں کے کفر موجود رہا۔ اور اب تک موجود ہے۔ مگر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو یہ کام ہے کہ آپ دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کریں۔ وُہ پورا نہیں ہوا۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ باقی سب دین مٹ جائیں۔ بلکہ دراصل غلبہ سے مراد دلائل و براہین کا غلبہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحییٰ من حیّ عن بینۃ میں یہی بتایا ہے۔ کہ انبیاء کے ذریعہ جب ضلالت معدوم ہوتی ہے۔ تو دلائل کے ذریعہ اور صداقت زندہ ہوتی ہے۔ تو وہ بھی دلائل کے ذریعہ۔ عمدۃ القاری جو بخاری کی شرح ہے۔ اس میں شارح فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے متعلق جو یکسر الصلیب آتا ہے۔ اس کے معنی مجھے یہ بتلائے گئے ہیں۔ کہ مسیح موعود نصاریٰ کا مقابلہ کرے گا۔ اور اُن کا ناک میں دم کر دے گا۔ (جلد ۵ صفحہ ۵۸۴)

حضرت مسیح موعود کی کامیابی

پس حقیقی غلبہ دلائل و براہین کے رُو سے ہی ہوتا ہے اور اس خصوص میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو عظیم الشان کامیابی ہوئی۔ اس کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے وصال پر ایک مشہور اخبار نے لکھا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وُہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پُورا کرتے رہے ہیں۔ ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے۔ کہ وُہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے ۔۔۔۔ مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر اُن سے ظہور میں آیا۔ قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے ۔۔۔۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وُہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ (وکیل)

صادق اخبار ریوار ڈی نے بھی لکھا۔ مرزا صاحب نے اپنی پُر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دیکر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے۔ اور ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ حق حق ہی ہے ؛

یہ غیروں کا اعتراف ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ نے ایسا شاندار کام سرانجام دیا۔ کہ اپنے تو الگ رہے۔ بیگانے بھی آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ لیکن اگر اس اعتراف کو جانے بھی دیا جائے۔ تو بھی ہر شخص جس نے موجودہ نصف صدی کی مذہبی تاریخ پر غور کیا ہو گا۔ سمجھ سکتا ہے۔ کہ (باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھو)

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

اشتہار آخری فیصلہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

احمدیت کی صداقت پر ایک برہان قاطع

جناب مولوی اللہ دتا صاحب مبلغ شام نے مندرجہ بالا موضوع پر نہایت جامع اور مدلل مضمون لکھ کر ارسال فرمایا ہے۔ جس کی پہلی قسط درج ذیل کی جاتی ہے (ایڈیٹر)

اخبار اہلحدیث ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون بعنوان "مباہلہ مرزا" شائع کیا ہے۔ جو کہ ہمیشہ کے ایک پرانے مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے میں نے چاہا کہ آج اس عنوان پر مفصل گفتگو کروں۔ سو یاد رہے۔ کہ نبیوں کی بعثت کا مقصد خدائے واحد کی طرف انسان کی راہنمائی کرنا ہے۔ نشانات اور معجزات وغیرہ سب اسی نقطہ مرکزی کے گرد چکر لگاتے ہیں۔ نبی محبت اور آشتی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ وہ رحمت ہوتا ہے۔ اور سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے۔ مگر افسوس کہ اہل دنیا کا ایک طبقہ اس کی گستاخی تکذیب و استہزاء اور توہین کر کے اپنے لئے عذاب کا دروازہ کھول لیتا ہے۔ بالآخر نبی وقت کو بھی معاندین و منکرین پر اتمام حجت کے لئے "آخری فیصلہ" کی طرف بلانا پڑتا ہے۔ تمام نبیوں کے حالات میں یہ ایک عام سنت اللہ نظر آتی ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ ان کی نصرت کے لئے جس طرح صفت احیاء کو کام میں لاتا ہے۔ اسی طرح وہ صفت اماتت کا بھی اظہار فرماتا ہے۔ صفت اماتت کے ظہور کی مختلف صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی ہے جسے مباہلہ سے نامزد کیا جاتا ہے۔ نبی اور اس کے مکذبین میں جب مباہلہ واقع ہو جاتا ہے۔ تو قانونِ خداوندی یہی ہے۔ کہ کاذب کو صادق کے سامنے ذلت و عذاب کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ تا یہ الٰہی صداقت پر ایک دلیل ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا "آخری فیصلہ"

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلائل و براہین کے بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی تلقین فرمائی تھی۔ کہ وہ اپنے معاندین کو آخری فیصلہ کی طرف بلائیں۔ وہ آخری فیصلہ کیا تھا۔ وہ دعوت مباہلہ تھی۔ آیت فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم الخ کے ترجمہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:۔

"ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں کسی علمی بات کو نہ سمجھیں بغرض بدرا بدر باید رسانید کہہ دے۔ کہ آؤ ایک "آخری فیصلہ" بھی سنو۔ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔ اپنی بیٹیاں اور تمہاری بیٹیاں اپنے بھائی بند نزدیکی اور تمہارے بھائی بند نزدیکی بلائیں۔ پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں خدا خود فیصلہ دنیا ہی میں کر دیگا۔ جو فریق اس کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔ وہ دنیا میں برباد اور مورد غضب ہوگا"۔۔۔۔

گویا دعوت مباہلہ کا نام "آخری فیصلہ" ہوتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے معاندین کو بعد اتمام حجت اس آخری ذریعے سے فیصلہ کرنے کے لئے بلایا۔ اور وہ یہی تھا۔ کہ ہم دونوں فریق دعا کریں۔ تا کاذب صادق کے سامنے ہلاک و برباد ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور "آخری فیصلہ"

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام ایک صادق نبی تھے اس لئے آپ کی زندگی منہاج نبوت کے عین مطابق ہے۔ آپ نے بھی دلائل ساطعہ اور براہین نیرہ کے بعد آخری فیصلہ یعنے مباہلہ کے لئے اپنے مخالفین کو دعوت دی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب نے ۱۸۹۷ء میں (یعنی کتاب انجام آتھم میں) علمائے اسلام کے ساتھ جن میں یہ خادم العلماء بھی تھا۔ مباہلہ کی تحریک کی تھی"۔ (اہلحدیث ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء)

یہ تحریک تمام علماء کے لئے آخری فیصلہ کا حکم رکھتی ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس نے اسی قسم کی دعوت قسم کو مولوی نذیر حسین دہلوی کے حق میں "آخری فیصلہ" کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ (اربعین ۳ ص ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوت مباہلہ دینا اپنی صداقت پر کامل یقین اور وثوق تام کی زبردست دلیل ہے۔ خود حضرت نے ایک مقام پر تحریر فرمایا ہے:۔

"یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اور سراسر بدقسمتی ہے۔ کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں۔ جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے۔ اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پر آب ہوں۔ کہ کوئی میدان میں نکلے۔ اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے۔ کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں"۔ (اربعین ۳ ص ۱۲)

آخری فیصلے کے مقابل مخالفین کا رویہ

آخری فیصلہ (دعوت مباہلہ) جو حق و باطل میں فرق کرنے کے علاوہ فریق کاذب کی تباہی و بربادی پر منتج ہوتا ہے۔ مکذبین کے لئے موت کا حکم رکھتا ہے۔ اس لئے ابتداء سے ہی منکرین نے نبیوں کی دعوت مباہلہ پر گریز سے کام لیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ جب وہ اپنے اہل حق ہونے پر یقین نہیں رکھتے۔ تو موت کو کس طرح قبول کر سکتے ہیں قرآن مجید بھی یہی شہادت دیتا ہے۔ چنانچہ آیت ولن یتمنوہ ابداً (بقر) کی تفسیر میں مولوی صاحب نے لکھا ہے:۔

"اگر آرزو موت کی نہ کریں۔ تو ثابت ہو جائیگا۔ کہ ان کو مذہب سے کوئی لگاؤ نہیں۔ صرف خواہش نفسانی کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور ہم ابھی کہے دیتے ہیں۔ کہ اپنے کئے ہوئے بداعمال کی وجہ سے جس کی سزا کا بھگتنا ان کو بھی یقینی ہے۔ ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کریں گے"۔

(تفسیر ثنائی جلد اول ص ۹۰)

اس موقعہ پر عبدالمسیح نصرانی کا قول جس نے نجران کے عیسائیوں کو آنحضرت کی دعوت مباہلہ رد کر دینے کا مشورہ دیا تھا۔ منکرین کی قلبی حالت کا مظہر ہے۔ وہ کہتا ہے:۔

واللہ ما باھل قوم نبیاً قط فعاش کبیرھم ولا نبت صغیرھم۔ یاد رکھو۔ جو قوم کسی نبی سے مباہلہ کرتی ہے۔ اس کے چھوٹے وڑے تباہ ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۶۶۲)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ مخالفین گالیاں دے سکتے ہیں۔ نبیوں پر بہتان باندھ سکتے ہیں۔ ان کے صبر کی وجہ سے ان کو ایذا پہنچا سکتے ہیں۔ لیکن اپنی طبعی بزدلی کے باعث مباہلہ کے میدان میں قدم نہیں رکھ سکتے۔

دعوت مباہلہ کے بعد نبیوں کا یقین

کفار اور منکرین تو مباہلہ کے نام سے ہی ڈر جاتے ہیں۔ لیکن خدا کے مقبول جن کی شان یہ ہوتی ہے ؎

"صادق بز دلے نہ بود دگر ببیند قیامت را"

وہ اس وقت یقین و بصیرت میں اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ لکھا ہے

روی انہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام قال لو ان الیھود تمنوا الموت لماتوا و رأوا مقاعدھم من النار و لو خرج الذین یباھلون لرجعوا لا یجدون اھلا ولا مالاً (تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۴۱۲) کہ اگر یہود موت کی خواہش کرتے اور مباہلہ کے لئے نکلتے۔ تو مر جاتے۔ اور جہنم میں داخل ہو جاتے۔ پھر نصاریٰ نجران کے متعلق فرمایا۔ ولما حال الحول علی النصاریٰ کلھم حتیٰ یھلکو کہ ان تمام عیسائیوں پر سال نہ گزرتا۔ کہ وہ ہلاک کر دیئے جاتے (کبیر جلد ۲ ص ۶۹۵) گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو درصورت مباہلہ ان یہود اور نصاریٰ کی ہلاکت اور اپنا محفوظ رہنا۔ ایک قطعی امر نظر آتا تھا۔ اس کے بالمقابل یہود کا حال یہ تھا۔ کہ "انہوں نے موت کی خواہش نہیں کی"۔ (تفسیر ثنائی جلد ۱ ص ۹۰)

اور نصاریٰ نے بھی اس دعوت کے عدم قبول میں ہی سلامتی دیکھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی ثناء اللہ صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کے لئے بلاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی شرط کرتا ہوں۔ کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے۔ کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک

بھی باقی رہا۔ تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا۔ اگرچہ وہ ہزار ہوں۔ یا دو ہزار" (انجام آتھم ص۶۹)

خصوصیت سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق تحریر فرمایا:

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے۔ کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔" (اعجاز احمدی ص۳۷)

اس یقین کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ جس کے متعلق آپ نے فرمایا۔ اور کیا ہی خوب فرمایا:

"میں کیونکر کہوں۔ اور کیونکر میرا دل قبول کرے۔ کہ تو صادق کو ذلت کے ساتھ قبر میں اتارے گا۔ اور بادشاہ زندگی والے کیونکر فتح پائیں گے۔ تیری ذات کی مجھے قسم ہے۔ کہ تو ہرگز ایسا نہیں کرے گا" (اعجاز احمدی ص۱۸)

اب اس کے بالمقابل مولوی ثناء اللہ صاحب کے الفاظ بھی پڑھ لیجئے۔ اعجاز احمدی ص۳۷ کی عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا:

"چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ چونکہ آپ کی غرض یہ ہے۔ کہ اگر مخاطب پہلے مر گیا۔ تو چاندی گھری ہے۔ اور اگر خود بدولت تشریف لے گئے۔ تو بعد مرنے کے کس نے قبر پر آنا ہے؟ اسی لئے آپ ایسی ویسی بے ہودہ شرطیں باندھتے ہیں۔ مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔ اور یہ عدم جرأت میرے لئے موجب ذلت نہیں" (رسالہ الہامات مرزا ص۱۲۶ طبع پنجم)

ناظرین کرام! مولوی صاحب کے لہجہ کو چھوڑ کر کیا یہ کھلی کھلی بزدلی نہیں؟ اور پھر شریعت کی ہتک بھی کہ مباہلہ کے متعلق "بے ہودہ شرطیں باندھنا" لکھا ہے۔ قرآن پاک فرماتا ہے۔ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔ اس لئے اس عدم جرأت کی ذلت کا خود ہی فکر پڑ گیا۔ اور اس کی تردید شروع کر دی۔ صاف بات ہے۔ ایک شخص مدعی نبوت ہے۔ وہ اپنے مکذب کو نہایت تحدی، زور اور بلند آواز کو للکارتا ہے۔ مگر اس کا مخالف نہایت بری طرح بزدلی کے ساتھ پیٹھ دکھا کر بھاگ جاتا ہے۔ کیا یہ آج سے تیرہ سو برس پیشتر کا نظارہ ہی دوبارہ نظر نہیں آ رہا؟ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار

اشتہار آخری فیصلہ کے متعلق اختلاف کیا ہے؟

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مندرجہ بالا انکار ان کے خیال میں ان کی ذلت نہ تھی۔ مگر ان کے تمام رفقاء نے اس کو ان کی ذلت سمجھا۔ اور فی الواقع بات بھی معقول ہے۔ کیونکہ اگر یہود و نصاریٰ کا مباہلہ سے فرار ان کی ذلت تھی۔ تو آج مولوی ثناء اللہ صاحب کا انکار ذلت کیوں نہیں؟ ان کے اصرار پر مولوی صاحب نے ایک تحریر لکھی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کا مشہور آخری اشتہار شائع فرمایا۔ جو دعوت مباہلہ تھا۔ میں نے اس کے متعلق ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون لکھا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اب چار سال کے بعد اس کا جواب سوجھا ہے۔ مگر نہ سوجھنے سے بدتر جیسا کہ ناظرین ابھی ملاحظہ فرمائیں گے۔ بہر حال اہلحدیث لکھتا ہے:

"ان لوگوں نے ثبوت میں اخبار اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء پر مدار کار رکھا ہے۔ جس کو مولوی اللہ دتا نے اپنی خاص اداسمیوں لکھا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی تحدی اور اہلحدیثوں کی گھبراہٹ دیکھتے ہوئے مولوی ثناء اللہ نے جب کچھ بن نہ پڑا۔ تو مباہلہ کے لئے تیار ہونے کا اعلان کر دیا۔ بلکہ ترنگ میں آ کر یہاں تک لکھ دیا۔ مرزائیو! اسے ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امتیوں سے کافی نہیں (اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء) اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۵ اپریل کو دعاء مباہلہ بنام "مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" شائع فرما دی۔ الفضل ۳۱ مئی ۱۹۲۶ء" (اہلحدیث ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"مولوی اللہ دتا نے میری تحریر مندرجہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء سے استدلال کیا ہے۔ کہ میں نے مرزا صاحب کو جس مباہلہ کے لئے بلایا تھا مرزا صاحب کا اشتہار "آخری فیصلہ" اس کے جواب میں دعاء مباہلہ ہے چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو قبول نہ کیا۔ اس لئے مباہلہ منعقد نہ ہو سکا .... مولوی اللہ دتا قادیانی نے اس دعا کو دعا مباہلہ قرار دے کر لکھا ہے۔ کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہ کیا۔ لہذا مباہلہ منعقد نہ ہو سکا۔ پس یہ اشتہار سند نہ رہا" (اہلحدیث ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء)

گویا مابہ النزاع یہ ہوا۔ کہ اشتہار ۱۵ اپریل موسومہ "آخری فیصلہ" دعاء مباہلہ ہے۔ یا یکطرفہ دعا۔ مولوی صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ "دعاء آخری فیصلہ کو سلسلہ مباہلہ سے کوئی تعلق نہیں"۔ "دعاء فیصلہ کو دعاء مباہلہ کہنے سے شرماؤ" اور ہمارا دعویٰ اوپر مذکور ہے۔ اور یہ ظاہر امر ہے۔ کہ اس اشتہار کے دعائے مباہلہ ہونے کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کوئی اعتراض نہیں رہتا۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا۔ اسی لئے وہ اس کے دعاء مباہلہ ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے تین اعتراضات

ہمارے محولہ فوق دعویٰ پر مولوی صاحب نے اہلحدیث ۱۱ ستمبر میں مندرجہ ذیل تین اعتراض درج کئے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر ہمارے استدلال کا جواب دیا ہے۔ جو ان ہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہیں۔ اول۔ "اس اشتہار میں کسی سطر یا کسی فقرہ میں مباہلہ کا لفظ بھی ہے؟ ہرگز نہیں" دوم۔ "میاں محمود خلیفہ قادیانی اس دعا کو مباہلہ نہیں مانتے۔ بلکہ مباہلہ کہنے کو مکر اور فریب نام رکھتے ہیں (تشحیذ الاذہان جلد ۳ ص۲۰)" سوم۔ تیسرا اعتراض جسے مولوی صاحب نے بزعم خود "مرزائی چالوں کے توڑنے کے لئے خدا کا فضل" قرار دیا ہے۔ یوں تحریر کیا ہے۔

"میری تحریر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار اہلحدیث نکلنے کے بعد مرزا صاحب کا کلام ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں ایڈیٹر بدر کے الفاظ سے نکلا جس کے خاص فقرات متعلقہ مباہلہ یوں ہیں۔ حضرت اقدس نے ازراہ ترحم فرمایا ہے۔ کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی۔ یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی۔ اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔" بدر ۴ اپریل ۱۹۰۷ء

اہل انصاف بتائیں۔ کہ مرزا صاحب تو سلسلہ مباہلہ کی تکمیل کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی کی تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء اس کے سرورق پر مرقوم ہے۔ پھر یہ کیا راستگوئی اور راست پسندی ہے۔ کہ مرزا صاحب نے جس کام کو اخیر ماہ مئی پر رکھا ہو۔ اس کام کو ان کے مرید ۱۵ اپریل کو کر دینے کا الزام مرزا صاحب پر لگائیں" (اہلحدیث ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء)

مولوی صاحب کے ہر سہ اعتراضات کو میں نے بعینہا درج کر دیا ہے۔ ان کے جواب سے پیشتر ضروری ہے۔ کہ ہم ان دلائل کا بھی ذکر کریں جن سے ثابت ہے۔ کہ اشتہار ۱۵ اپریل دعائے مباہلہ تھی یکطرفہ دعا نہ تھی

(باقی آئندہ)

ایک دیوبندی مولوی صاحب کی خیانت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے والے مولوی صاحبان جب اس صداقت کو پھیلنے سے بند نہ کر سکے۔ تو گو زبانوں سے صداقت کا اقرار کرنا ان کے لئے موت تھا مگر دلوں میں اس صداقت کو وہ ماننے لگ گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے خفیہ خفیہ فائدہ اٹھانے لگ گئے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ مگر قابل نفرت یہ بات ہے۔ کہ اس بارے میں پبلک کو دھوکہ دیتے۔ اور مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں مجھے ضلع لائلپور میں تبلیغی دورہ کرتے ہوئے مولوی محمد مسلم صاحب دیوبندی امام جامعہ مسجد لائلپور کی اس قسم کی دھوکہ دہی کا علم ہوا۔ انہوں نے ایک کتاب "پیر کامل" شائع کر کے لوگوں کو تحریک کی ہے۔ کہ پیر کامل کی تلاش کر کے بیعت کرنی چاہیئے۔ ورنہ خدا کی شناخت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور انسان کامل کی شناخت کے معیار جو بیان کئے ہیں۔ ان میں بیشتر اور نمایاں حصہ حضرت مسیح موعود کی اس فارسی نظم کا ہے۔ جو کہ حضور نے اپنی کتاب "تریاق القلوب" میں تحریر فرمائی ہے۔ اور درثمین فارسی میں بھی موجود ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

ہماں نوع بشر کامل از خدا باشد ۔ کہ با نشان نمایاں خدا نما باشد

اس نظم سے تیرہ اشعار لکھ کر مولوی صاحب نے استدلال کیا ہے۔ کہ پیر کامل میں یہ یہ صفات ہونی ضروری ہیں۔ مگر اس نظم کے متعلق مولوی صاحب نے اسی کتاب کے صفحہ گیارہ پر یہ لکھ کر کہ یہ نظم غوث محمد گوالیاری نے جواہر خمسہ میں تحریر فرمائی ہے۔ کذب بیانی کے ذریعہ حق کو چھپا کر پبلک کو مغالطہ میں ڈالا ہے۔ زبانی گفتگو کرنے پر مولوی صاحب نے کہا۔ یہ نظم مرزا صاحب کی نہیں بلکہ جواہر خمسہ کی ہے۔ گو ہم نے بہت کچھ کوشش کی۔ کہ اس کے گھر تک پہنچا دینے کے لئے جواہر خمسہ بھی مہیا کر کے مولوی صاحب کے ہاتھ میں دی۔ کہ اس سے حوالہ مذکور نکال کر دکھائیں مگر مولوی صاحب وہ نظم نہ نکال سکے۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے اپنی خیانت کا اعتراف نہ کیا۔ اب میں بذریعہ اخبار ان سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ یا تو جواہر خمسہ سے نظم نکال کر دکھائیں۔ یا اقرار کریں۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم اپنی کتاب میں درج کی ہے۔ (خاکسار قریشی محمد حنیف)

۱۵ یہ اصل الفاظ نہیں۔ مولوی صاحب نے مفہوم کو بگاڑ کر اپنے الفاظ میں لکھا ہے جالندھری

تاریخ اسلام

صُلح حدیبیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرہ کیلئے تیاری

ذیقعدہ ۶ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمائے خداوندی سے بغرض ادائیگی ارکان حج مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ چودہ سو مسلمان اس سفر میں ہم رکاب تھے۔ چونکہ خیال تھا۔ کہ قریش اسے حملہ سے تعبیر نہ کریں۔ اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ کوئی شخص ہتھیار لگا کر نہ آئے۔ صرف تلواریں رکھنے کی اجازت تھی۔ مگر وہ بھی میان کے اندر قربانی کے اونٹ بھی ساتھ تھے۔ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچکر قربانی کی ابتدائی رسوم ادا کی گئیں۔

کفار مکہ کی جنگ کے لئے تیاریاں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو جس کے مسلمان ہونے سے قریش ناواقف تھے۔ ان کا ارادہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا جس نے آکر اطلاع دی کہ قریش نے خوب لشکر جمع کر لیا ہے۔ اور اپنے حلیفوں کو بھی بلا کر مصمم ارادہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو مکہ میں داخل نہ ہونے دینگے۔ چنانچہ خالد بن ولید دو سو سوار لیکر مسلمانوں کو راستہ میں ہی روکنے کے لئے آگے بڑھے۔ مگر مسلمان دوسرے راستہ سے نکل آئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حدیبیہ کے مقام پر قیام کیا۔ جو مکہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صلح کیلئے سلسلہ جنبانی

قبیلۂ خزاعہ اگرچہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا۔ مگر مسلمانوں کے ساتھ اس کے اچھے تعلقات تھے۔ اس قبیلہ کا رئیس چند آدمیوں کے ساتھ حضور کی خدمت میں آیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہا کہ جا کر قریش سے کہدو۔ کہ ہم عمرہ کے لئے آئے ہیں۔ لڑائی ہرگز مقصود نہیں۔ لڑائیوں نے ان کی حالت بہت خراب کر دی ہے۔ بہتر ہے کہ وہ ایک معین مدت کیلئے صلح کا معاہدہ کر لیں۔ اور ان فتنہ انگیزیوں سے باز آجائیں۔ لیکن اگر وہ اس پر رضامند نہ ہوئے تو خدا کی قسم میں ان سے لڑوں گا۔ یہاں تک کہ میری گردن الگ ہوجائے اس نے جا کر ائمہ قریش کو یہ بات پہنچادی۔ عروہ بن مسعود ثقفی ایک بااثر رئیس مکہ تھے۔ انہوں نے اس تجویز صلح کی بہت تائید کی۔ اور قریش کی طرف سے شرائط طے کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ وہی شخص تھا۔

جس نے جا کر قریش سے کہا تھا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دربار کا رنگ ہی نرالا ہے۔ میں نے قیصر وکسریٰ کے دربار بھی دیکھے ہیں۔ مگر یہ جاں نثاری وہاں نظر نہیں آتی۔ خیر صلح کی بات مکمل نہ ہو سکی۔ اور عروہ واپس چلا گیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی طرف سے خروش بن امیہ کو گفتگوئے صلح کے لئے قریش کے پاس بھیجا۔ مگر کفار نے ان کی سواری کا اونٹ قتل کر دیا۔ اور وہ خود بمشکل بچکر نکلے۔

بیعۃ الرضوان

اس کے بعد حضور نے حضرت عثمانؓ کو بھیجا۔ جو اپنے ایک رشتہ دار کی حمایت میں مکے میں داخل ہوئے۔ لیکن قریش نے ان کو نظر بند کر دیا۔ اور یہ خبر مشہور ہو گئی۔ کہ وہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی۔ تو آپ نے فرمایا۔ عثمان کا قصاص فرض ہے۔ اور ایک کیکر کے درخت کے نیچے تمام حاضر الوقت مردوں اور عورتوں سے جاں نثاری کی بیعت لی۔ یہ بیعت تاریخ اسلام کا نہایت اہم واقعہ ہے۔ اور اسے بیعۃ الرضوان کہا جاتا ہے۔

صلح کا فیصلہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقلال اور مسلمانوں کے جوش وخروش سے اطلاع پانے کے بعد قریش نے سہیل بن عمرو کو سفیر بنا کر صلح کی شرائط طے کرنے کے لئے بھیجا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ چند شرائط پر اتفاق ہو گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ معاہدہ قلمبند کر دیا جائے۔ حضرت علیؓ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا۔ تو سہیل نے اس پر اعتراض کیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات مان کر عرب کے قدیم دستور کے مطابق باسمک اللّٰھم لکھوا دیا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے ھٰذا ما قضیٰ علیہ محمد رسول اللہ لکھا۔ تو اس نے اس پر بھی اعتراض کیا۔ حضور نے رسول اللہ کا لفظ کاٹ دینے کا ارشاد فرمایا۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کی تاب نہ ہوئی اور آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کاغذ لے کر خود اپنے ہاتھ سے یہ الفاظ کاٹ دیئے۔

شرائط صلح

شرائط یہ تھے۔ کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں۔ اور آئندہ سال آئیں۔ اور صرف تین دن قیام کر کے واپس ہو جائیں۔ اپنے ساتھ کوئی ہتھیار وغیرہ نہ لائیں۔ سوائے تلواروں کے جو میانوں میں بند ہوں۔ مکہ میں مقیم مسلمانوں کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔ اور مسلمانوں میں سے اگر کوئی مکے میں رہنا چاہے۔ تو اسے نہ روکیں۔ اگر کوئی مسلمان یا کافر مکے سے مدینہ چلا جائے۔ تو اسے واپس کر دیں۔ لیکن اگر کوئی مسلمان مکہ میں آجائے۔ تو اسے واپس نہ کیا جائیگا۔ قبائل عرب کو اختیار ہوگا۔ کہ فریقین میں سے جس کے ساتھ چاہیں۔ معاہدہ میں شریک ہو جائیں۔

یہ شرطیں اگرچہ بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ مگر حضور نے ان کو منظور فرمالیا۔ عین اسی وقت اسی سہیل کے فرزند ابوجندل جو مسلمان ہونے کی وجہ کفار کے ہاتھوں طرح طرح کی اذیتیں اٹھا رہے تھے بیڑیوں سے جکڑے ہوئے ہونیکے باوجود کسی نہ کسی طرح بھاگ کر مسلمانوں کے کیمپ میں پہنچ گئے۔ سہیل نے حسب معاہدہ اس وقت انکی واپسی کا مطالبہ کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بادل ناخواستہ محض پابندی شرائط کی وجہ سے انہیں واپس کر دیا۔

مسلمانوں کی حالت

ایک تو شرائط کے بظاہر کمزور ہونے اور دوسرے ابوجندل کی واپسی سے مسلمان بیحد ملول ہوئے۔ اور حضرت عمرؓ نے حضور کی خدمت میں آکر صاف کہدیا کہ ہمیں دین میں یہ ذلت گوارا نہ کرنی چاہیئے۔ مگر حضور یہ سب منشائے الٰہی کے ماتحت کر رہے تھے۔ جیسا کہ بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا۔ کہ یہیں قربانی کر دی جائے۔ مگر وہ اس قدر شکستہ دل ہو گئے تھے کہ کسی نے حرکت نہ کی آپ نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ آپ کسی سے کچھ نہ کہیں۔ اور خود جا کر اپنی قربانی ذبح کر دیں۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ اس پر سب مسلمانوں نے اپنے اپنے جانور ذبح کر دیئے اور بال منڈوا دیئے۔ صلح کے بعد آپ نے تین دن تک اس مقام پر قیام فرمایا۔ اور پھر مدینہ کو واپسی کا حکم دیا۔ راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً۔ گویا اس صلح کو فتح مبین قرار دیا گیا۔

فتح مُبین

بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا۔ یہ فتح مبین ثابت ہوئی۔ صلح کی وجہ سے مسلمانوں اور کفار کے باہم آمد ورفت شروع ہو گئی۔ قریشی مکہ مدینہ میں کاروباری اغراض کے ماتحت آنے جانے لگے۔ اور مسلمانوں کو انہیں تبلیغ کرنے نیز ان کو مسلمانوں کے اخلاق وعادات وغیرہ مشاہدہ کرنے کا موقع مل گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس صلح کے زمانہ میں اسلام نے اس قدر ترقی کی۔ کہ اس سے پہلے نہ کی تھی۔

مدینہ سے نکالے ہوئے مسلمان

جو مسلمان قریش کے مظالم سے تنگ آکر مدینہ آ جاتے تھے انہیں حسب معاہدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واپس کر دیتے تھے۔ لیکن بعد میں حکم خداوندی کے ماتحت مسلمان عورتوں کی واپسی ممنوع قرار دے دی گئی۔ ابو بصیر ایک مسلمان مکہ سے بھاگ کر مدینہ آئے۔ اور دو کفار انہیں واپس لینے کے لئے پہنچ گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے ساتھ واپس کر دیا۔ لیکن ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچکر انہوں نے ایک کو قتل کر دیا۔ اور دوسرے سے چھوٹ کر پھر مدینہ

سارے ہندوستان میں سیرۃ النبیؐ کے شاندار جلسے

لکھنؤ میں جلسہ

لکھنؤ - ۹ر نومبر بابو محمد عثمان صاحب احمدی رحمت منزل لکھنؤ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - آٹھ نومبر یوم النبی کا سالانہ اجلاس امین الدولہ پارک میں منعقد ہوا - حاضری بہت زیادہ تھی - خان بہادر شمس العلماء مولانا شاہ ابوالخیر صاحب رئیس و سجادہ نشین غازی پور صدر تھے - مسلم و غیر مسلم معززین نے فصیح و بلیغ تقریریں کیں - جن میں سے قابل ذکر مولانا فضل علی صاحب مدرسۃ الواعظین لکھنؤ مولوی محمد سلیم صاحب قادیانی اور صاحب صدر کی ہیں - مولانا شاہ ابوالخیر صاحب کی تقریر کو سامعین نے بے حد پسند کیا - تھیوسافیکل سوسائٹی کے پروفیسر کمار نے بھی تقریر کی - آپ کو ایک سنہری میڈل بطور انعام دیا گیا - یہ میڈل نیز ایک سلور میڈل مولانا محمد صدیق صاحب پروپرائٹر صدیق بک ڈپو لکھنؤ کی طرف سے غیر علماء اور غیر مسلمانوں میں سیرت نبوی کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے عطا کئے گئے ہیں - سلور میڈل اگلے سال کے لئے رکھ لیا گیا ہے - پبلک میں مولانا محمد صدیق صاحب کے اس عطیہ پر اظہار استحسان کیا جا رہا ہے - جو کہ صوبہ بھر میں اپنی نوعیت کا واحد عطیہ ہے ؛

رنگون میں جلسہ

رنگون ۹ر نومبر - مسٹر اے - عبدالقادر کچی صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ رنگون بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں - آٹھ نومبر ۲ بجے بعد دوپہر مومون ہال میں مسٹر ایس - اے - ایس تیلائی کے زیر صدارت اہل رنگون کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا - مسٹر ڈی اے - الکسر یا ایڈووکیٹ - مسٹر - ایم - ایم - رفیع ایم - ایل - سی بیرسٹر - مسٹر ایس سی - بھٹا چارجی ایڈیٹر رنگون میل - مسٹر - سی - اے سورما - ایل - ایل ایم بیرسٹر - علامہ حکیم - مولانا محمد اسماعیل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق - اور حضور کی عالمگیر تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر فاضلانہ تقریریں کیں - رنگون کی تمام مسلم ایسوسی ایشنز خصوصاً مجلس تنظیم - میمن جماعت - چلیہ مسلم ایسوسی ایشن - بنگال محمڈن ایسوسی ایشن نیز مولانا سید کشفی شاہ صاحب اور عبدالباری صاحب چودہری نے جلسہ کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کی امداد فرمائی - ہال کچا کھچ بھرا ہوا تھا - اور ہر طبقہ اور ہر خیال کے لوگوں نے پوری دلچسپی سے لیکچر سنے - صاحب صدر نے تقریروں نیز عام کارروائی پر بہت اعلیٰ ریویو کیا - سید محمد لطیف صاحب نے جماعت احمدیہ کی طرف سے صاحب صدر لیکچرار صاحبان اور سامعین کا شکریہ ادا کیا - اور اس کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا -

کٹک میں جلسہ

کٹک ۹ نومبر جناب عبدالستار صاحب پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں - کہ سیرت نبوی کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ٹاؤن ہال میں ہوا - اجتماع اس قدر زیادہ تھا - کہ کئی لوگ جگہ نہ ملنے کی وجہ سے واپس چلے گئے - ایک برہمو لیڈی - ایک یورپین - دو برہمو سماجی - ایک آریہ اور دو احمدیوں نے تقریریں کیں - اوڑیا - اردو - بنگالی اور انگریزی زبانوں میں فصیح تقریریں ہوئیں - اوڑیہ - اردو - فارسی اور بنگالی نظمیں جو خاص اس تقریب کے لئے تیار کی گئی تھیں - پڑھی گئیں - صدارت کے فرائض - دیوان بہادر - سری کرشنا مہاپاتر ارٹیائرڈ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ادا کئے - اور موثر تقریر کے ساتھ جلسہ کا اختتام کیا ؛

کلکتہ میں جلسہ

کلکتہ - ۹ر نومبر سید کرم بخش صاحب بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں - کہ یوم النبی کامیابی سے منایا گیا - ہندو مسلمان - عیسائی اور دوسرے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے - اردو زبان میں جلسہ تین بجے بعد دوپہر افسر الملک پرنس مرزا اکرم حسین جو شاہان اودھ کے خاندان سے ہیں کے زیر صدارت شروع ہوا - تلاوت قرآن کریم کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے پون گھنٹہ اسلام کی کامل تعلیم اور عالمگیر نبوت پر فصیح تقریر کی - مولانا فضل الرحمن اور حکیم راحت حسین صاحب کی فاضلانہ تقریروں کے بعد ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام کی روحانی بادشاہت کے متعلق پیشگوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں اس کے پورا ہونے پر تقریر کی - اور اسلامی مفاد کے لئے جماعت احمدیہ کی مخلصانہ مساعی پر صاحب صدر کی شاندار تعریفی تقریر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا -

انگریزی زبان میں اجلاس ۶ر بجے شام زیر صدارت ڈاکٹر مترا صاحب شروع ہوا - آپ نے ہندو مسلم اتحاد پر ایک مضمون پڑھا - ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقناطیسی طاقت رکھنے والی شخصیت کے موضوع پر تقریر کی - ڈاکٹر ایس ڈبلیو بی - مارنر اینگلو انڈین لیڈر اور جرنلسٹ نے اس بات پر خاص زور دیا - کہ ہندوستان کا مسئلہ پولیٹیکل نہیں - بلکہ مذہبی ہے - اور اس کا حل گول میز یا مربع میز کانفرنسوں میں نہیں - بلکہ قرآن میں ہے -

آپ نے حضرت مسیح کے صلیب دیئے جانیکے واقعہ کا حضرت امام حسین کی شہادت سے مقابلہ کیا - لیڈی سپیکر مسز نیرا پرودا چکرورتی نے فصیح بنگالی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے عیب جوانی حضور کا عفو - توکل الٰہی - غلاموں کی رستگاری پر تقریر کی - آپ نے بتایا - کہ

دنیوی زندگی میں ہی لوگوں کو قرب الٰہی عطا کر دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسقدر روحانیت اور زبردست شخصیت کے مالک تھے - خلافت حسین صاحب بیرسٹر سید بدرالدجیٰ صاحب - فضل الرحمن صاحب اور ابوالہاشم خان چوہدری کی تقریروں کے بعد آٹھ بجے شب جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا ؛

برہمن بڑیہ میں جلسہ

برہمن بڑیہ - ۱۰ر نومبر سید احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حسب تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۸ر نومبر کو یہاں پرافٹ ڈے منایا گیا - بابو پرتاب چندر دت - بی - ایل سیکرٹری لوکل بار ایسوسی ایشن صدر تھے - بابو بپن بہاری گھوش پریذیڈنٹ اور بابو راکیش چندر اپال بی - ایل سیکرٹری لوکل کانگرس کمیٹی نے بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی پاکیزہ سیرت پر مختصر مگر دلآویز تقریریں کیں - مقدم الذکر نے اسلام کے بہترین سوشل نظام کی - اور مؤخر الذکر نے تعلیم اخوت اور مساوات انسانی پر خاص زور دیا - اور چھوت چھات کے نقصانات کا ذکر کیا - مولانا غلام صمدانی صاحب - بی - ایل - امیر لوکل احمدیہ ایسوسی ایشن نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی - مولانا فضل الرحمن صاحب احمدیہ مشنری نے اقتصادیات - عدل و انصاف اور نظام کے متعلق تعلیم کو دلکش پیرایہ میں پیش کیا - صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں ہندو مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے مطابق محبت کے ساتھ رہنے کی تلقین کی - خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ ہندوستان کی بہبودی کا انحصار کلیۃً ہندو مسلم اتحاد پر ہے - پانصد سے زائد حاضری تھی - جلسہ بہت رات گئی ختم ہوا - مضافات میں بھی متعدد جلسے منعقد ہوئے ہیں ؛

کمیلا میں جلسہ

کمیلا ۹ر نومبر - یہاں پرافٹ ڈے منایا گیا - ٹاؤن ہال میں جلسہ ہوا - جس میں ہر مذہب کے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے بابو دیجا داس دت نے صدارت کی - راجنی کنٹا نندی ایڈیٹر پرگیا گائڈ مسٹر دولت احمد خان اور بعض دوسرے لوگوں نے تقریریں کیں - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخوت - مساوات اور تمام ممالک کے انبیاء کے لئے عزت و توقیر کی تعلیم کو بیان کیا - اور انٹر نیشنل تعلقات کی اصلاح و بہتری پر خاص زور دیا ؛

گوجرانوالہ میں جلسہ

سیرۃ نبوی کا جلسہ زیر صدارت چوہدری فتح دین صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف سکولز منعقد ہوا - مولوی محمد شفیع صاحب بی - اے - ایل - ایل بی وکیل پنڈت رام لال صاحب تارا - بی - اے - ایل - ایل بی وکیل میر محمد بخش صاحب - بی - اے - ایل - ایل بی وکیل اور مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں - پنڈت رام لال صاحب کی تقریر بہت پسند کی گئی - آپ نے کہا - جو لوگ یہ کہتے ہیں - کہ اسلام تلوار اور جبر سے پھیلا - بالکل غلط اور جھوٹ کہتے ہیں - اسلام اپنی خوبیوں کی وجہ سے پھیلا - (خاکسار فضل الٰہی)

دہلی میں عظیم الشان جلسہ

سیرۃ النبی کا جلسہ ۸ر نومبر کی شب کو زیر صدارت جناب خواجہ حسن نظامی صاحب میدان پریڈ میں ایک خوبصورت اور وسیع پنڈال کے اندر منعقد ہوا۔ تقریباً ۶ ہزار آدمی جلسہ میں شامل ہوئے۔ جن میں ہر مذہب و طبقہ کے لوگ موجود تھے۔ صاحب صدر نے جلسہ کا آغاز کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں جلسہ کی ضرورت اور اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا۔ کہ ان جلسوں کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے۔ کہ اگر زیادہ نہیں۔ تو کم از کم سال میں ایک رات ہندو۔ مسلمان اور دیگر مذاہب کے لوگ ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھ سکیں۔

سب سے پہلے رائے بہادر ڈاکٹر ہری رام صاحب نے اپنا مضمون "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک بیماروں کے ساتھ" کے عنوان پر سُنایا۔ اور بتایا۔ کہ کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیمار کی تیمارداری۔ دلداری اور اس کے علاج معالجہ کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ کے بعد مولوی انیس احمد صاحب نے چند انگریز محققین کے اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبردست قوت قدسیہ اور آپ کے کمالات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ بعد ازاں حافظ عبد العزیز صاحب بی۔ اے وکیل نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ حضور علیہ السلام نے بہت سی رائج الوقت بد رسومات کو مٹا کر دنیا میں اصلاحات جاری فرمائیں۔ آپ کے بعد مولوی محمد یعقوب صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور علیہ السلام کے اسوۂ حسنہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سامعین سے درخواست کی۔ کہ وہ حضور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔ آپ کے بعد مسٹر اشتیاق حسین صاحب پروفیسر سینٹ سٹیفن کالج کی تقریر ہوئی آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر کاربند ہونے سے کس طرح دنیا کی بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے موجودہ سرمایہ داری کی لعنت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ورثہ اور زکوٰۃ کی تعلیم دیکر اس لعنت کا سدباب کیا ہے۔ اس کے بعد شیخ غلام احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور کمالات پر ایک جامع تقریر کی۔ آپ کے بعد مولانا نفاعلی صاحب حیدری نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ ہر شخص خواہ وہ ملازم ہے یا تاجر۔ غریب ہے یا امیر۔ بادشاہ ہے یا فقیر۔ غرضیکہ ہر طبقہ کا انسان آپ کی زندگی سے سبق حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے بعد پروفیسر آر۔ ایس لہری ایڈیٹر اخبار خبردار نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وقت کی بہت سی مشکلات کا مقابلہ کرتے ہوئے دنیا سے بدی کو مٹا کر بھلائی کو قائم کیا۔ آپ کے بعد حافظ رحیم الدین صاحب نے حضور علیہ السلام کے کمالات پر تقریر فرمائی:۔

مسٹر ایس ایس شرما ایم۔ اے چونکہ دہلی سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا مضمون اس عنوان پر کہ پیغمبر اسلام کی زندگی کا مقصد دنیا کی اصلاح کرنا تھا۔ لکھ کر بھیجدیا۔ جو کہ صاحب صدر نے حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ بعض اصحاب جو مجبوری کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔ انہوں نے بذریعہ خط معذرت چاہی:۔

صاحب صدر نے اپنی آخری تقریر میں فرمایا۔ کہ ہم سب کو اس امر کا نہایت افسوس ہے۔ کہ آج رائے بہادر لالہ پارس داس صاحب آنریری مجسٹریٹ (جو گزشتہ تین سال برابر ہر جلسہ سیرۃ النبی میں اپنا مضمون سناتے تھے۔ بلکہ ایک دفعہ ہندوستان بھر میں ان کا مضمون اول ہونے کی وجہ سے طلائی تمغہ اور گھڑی حاصل کر چکے تھے) ہم میں موجود نہیں۔ میں ان کے انتقال کے وقت ان کے پاس موجود تھا۔ ہمیں ان کی بے وقت موت کا بے حد افسوس ہے۔

یہ مبارک جلسہ ۱۲ بجے شب تک جاری رہا اور بفضلہ تعالیٰ بخیر و خوبی دعا پر ختم ہوا:۔ (خاکسار عبد الحمید سکرٹری جلسہ نئی دہلی)

مالیر کوٹلہ میں کامیاب جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ ہوا۔ صاحبزادہ جعفر علی خان صاحب۔ او۔ بی۔ ایس برادر خورد ہز ہائینس نواب صاحب بہادر آف مالیر کوٹلہ نے کمال مہربانی سے جلسہ کی صدارت نہایت خوشی سے منظور فرمائی۔ صاحبزادہ عبد الرحمٰن خان صاحب خواہرزادہ ہز ہائی نس نواب صاحب مالیر کوٹلہ نے کمال مہربانی اور شفقت سے اپنا مکان اس کار خیر کے لئے عنایت فرمایا۔ بلکہ نہایت محنت اور جانفشانی سے دو دن کی لگاتار محنت اور ذاتی صرف سے ہر ممکن طریق سے جلسہ کو کامیاب بنایا۔ خان صاحب عبد الغفور خان صاحب جاگیردار ریاست مالیر کوٹلہ نے جو کہ یہاں کے جاگیرداروں میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ بطور سکرٹری سیرت کمیٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ کی کوشش اور تندہی سے کافی تعداد میں معززین تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ہر فرقہ کے لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔ اہل سنت والجماعت کی طرف سے بابو فتح محمد صاحب جج ہائیکورٹ ریاست مالیر کوٹلہ نے بہت ہی اعلےٰ پایہ کی تقریر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات پر کی۔ اہلحدیث صاحبان کی طرف سے ڈاکٹر عبد العزیز صاحب نے ایک مضمون حضور کے حالات پر پڑھ کر سنایا۔ اہل تشیع صاحبان کی طرف سے شمشاد علی صاحب نے ایک نعت پڑھی۔ امداد علی خان صاحب سکرٹری انجمن افغاناں شیروانی مالیر کوٹلہ نے حضور کے متعلق دوسرے مذاہب کی کتب سے حوالہ جات پیش کر کے بتایا۔ کہ حضور کی آمد کی خبر سب کتب سابقہ میں موجود تھی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ماسٹر محمد حسن صاحب نے تقریر کی۔ ثاقب صاحب نے بھی اپنے خاص انداز سے ایک بہت اعلےٰ پایہ کی نظم جلسہ میں سنائی۔ جس کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ اس جلسہ میں بیگمات نے بھی شمولیت فرمائی۔ ۸ بجے رات سے ۱۲ بجے رات تک پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تقاریر سُنتی رہیں۔ صاحب صدر کی افتتاحی تقریر بھی بہت اعلےٰ پایہ کی تھی۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے ہر پہلو کا ذکر کیا گیا۔ حاضرین جلسہ نے اس تقریر کو خاص طور پر پسند کیا۔ جلسہ میں شمولیت کرنے والوں میں خاص طور پر قابل ذکر خان بہادر عبد اللہ شاہ صاحب چیف سکرٹری ہز ہائینس نواب صاحب مالیر کوٹلہ۔ ڈاکٹر اصغر علی صاحب چیف میڈیکل آفیسر مالیر کوٹلہ۔ صاحبزادہ فیض محمد خان صاحب پولیٹیکل آفیسر لورالائی۔ ہیں۔ مالیر کوٹلہ کے قریباً تمام ممتاز جاگیرداروں نے اس جلسہ میں شمولیت فرمائی۔ الغرض جلسہ بہت کامیاب رہا۔ (نامہ نگار)

انبالہ میں جلسہ

مسلم ہائی سکول کے ہال میں جلسہ ہوا۔ صدر بابو ضیاء الدین صاحب بی۔ اے وکیل منتخب ہوئے۔ سب سے پہلے بابو عبد الغنی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل شریعت پر قریباً ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ بعد ازاں جناب مسٹر تاراچند صاحب وکیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر لیکچر دیا۔ انہوں نے فرمایا۔ دین اسلام کی سٹڈی کرنے سے پہلے یہ خیال کرتا تھا۔ کہ شائد اسلام میں وہ خوبیاں موجود نہیں ہیں۔ جو اس کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ مگر جب میں نے رسول پاکؐ کی سیرت کا مطالعہ کیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ ایک سورج کی طرح منور چہرا ہے۔ اور اس پر تھوکنے والے اپنے ہی مُنہ پر تھوکتے ہیں۔

بعد ازاں مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی نے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت" پر لیکچر دیا۔ جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہا۔ بالآخر صاحب صدر کے مختصر ریمارک کے بعد جلسہ دعا پر ختم کیا گیا۔

امرتسر میں مستورات کا جلسہ

خواتین کا جلسہ سیرۃ النبی بر مکان جناب ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم زیر صدارت اہلیہ صاحبہ بابو سراج دین صاحب منعقد ہوا۔ احمدی و غیر احمدی مستورات شریک ہوئیں۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے سیرت نبوی پر تقریر کی۔ پھر اہلیہ ماسٹر بہادل شاہ صاحب اور سکرٹری مقامی لجنہ اور زہرہ بیگم صاحبہ نے اپنے مضمون پڑھے۔ کئی ایک نظمیں

روئداد جلسہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا ایک خاص اجلاس ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء مسجد احمدیہ پشاور میں منعقد ہوا۔ اس کی روئداد نظارت اعلیٰ کی منظوری کے بعد درج ذیل کی جاتی ہے (ایڈیٹر)

حاضری

(۱) خان محمد اکرم خان صاحب بی۔ اے۔ رئیس چارسدہ پریزیڈنٹ

(۲) مرزا غلام حیدر خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی نوشہرہ وائس پریزیڈنٹ

(۳) مرزا تربت علی خان صاحب جنرل سکرٹری

(۴) حکیم محمد مرغوب اللہ صاحب اسسٹنٹ سکرٹری

(۵) شمس الدین خانصاحب سکرٹری مال

(۶) مولانا محمد علی خانصاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ پشاور

(۷) صاحبزادہ عبداللطیف صاحب امیر جماعت ٹوپی و مہتمم تبلیغ صوبہ سرحد

(۸) مولوی فخر الدین صاحب نمائندہ جماعت احمدیہ کوہاٹ

(۹) محمد اکبر خانصاحب نمائندہ جماعت احمدیہ ترنگزئی

(۱۰) قاضی محمد عمر صاحب نمائندہ جماعت مردان

(۱۱) محمد نجم خانصاحب نمائندہ جماعت صوابی

نمائندگان کے علاوہ بعض دیگر مقامی و بیرونی احباب بھی موجود تھے۔ جن کے قیمتی مشوروں سے کانفرنس نے استفادہ کیا۔

کاروائی اجلاس اول

بہ تجویز خان محمد اکرم خانصاحب و باتفاق آراء اجلاس ہذا کی صدارت کے لئے مرزا غلام حیدر خانصاحب بی اے ایل ایل بی منتخب ہوئے۔

تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مرزا غلام حیدر خانصاحب نے خطبۂ صدارت سنایا اور جنرل سکرٹری و سکرٹری مال نے اپنے اپنے صیغہ کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ بالآخر صاحب صدر نے انجمن کے مکمل ضابطہ کا مسودہ اور وہ تمام تجاویز جن پر کانفرنس نے غور کرنا تھا بالتفصیل پڑھ کر سنائیں پھر اجلاس برائے تناول طعام و ادائے نماز برخاست ہوا۔

کاروائی اجلاس ثانی

دوسرا جلسہ زیر صدارت مرزا غلام حیدر خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی شروع ہوا۔ مرزا تربت علی خانصاحب جنرل سکرٹری نے خرابی صحت و دیگر مجبوریوں کے باعث فرائض جنرل سکرٹری کی ادائیگی سے معذوری ظاہر کرکے سبکدوشی کی درخواست کی جو بعد غور و خوض منظور ہوئی۔ پھر مندرجہ ذیل قرار دادیں پیش ہوکر منظور ہوئیں۔

(۱) قرار پایا کہ چونکہ انجمن ہذا کے سابقہ انتخاب پر عرصہ تین سال کا گذر چکا ہے۔ اس لئے آج جملہ عہدیداران کا انتخاب جدید کیا جائے۔

(۲) قرار پایا کہ آئندہ تین سال کے لئے پراونشل انجمن صوبہ سرحد کے عہدہ دار حسب ذیل ہونگے۔

۱۔ پریزیڈنٹ خان محمد اکرم خانصاحب بی۔ اے۔ رئیس چارسدہ

۲۔ وائس پریزیڈنٹ۔ مرزا غلام حیدر خانصاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی نوشہرہ

۳۔ جائنٹ وائس پریزیڈنٹ۔ قاضی محمد شفیق صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی چارسدہ

۴۔ جنرل سکرٹری۔ منشی عبدالمجید صاحب پشاور

۵۔ اسسٹنٹ سکرٹری۔ حکیم محمد مرغوب اللہ صاحب پشاور

۶۔ سکرٹری مال۔ شمس الدین خانصاحب پشاور

۷۔ سکرٹری وصایا۔ " "

۸۔ امین " "

۹۔ سکرٹری امور عامہ۔ خان محمد اکرم خانصاحب بی۔ اے

۱۰۔ سکرٹری امور خارجہ۔ مرزا غلام حیدر خانصاحب بی اے ایل ایل بی

۱۱۔ سکرٹری ضیافت حکیم محمد مرغوب اللہ صاحب

۱۲۔ سکرٹری تجارت۔ میاں مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الکٹرک سٹور پشاور

آڈیٹر۔ مولوی عبدالرؤف صاحب پشاور

(۳) قرار پایا کہ جناب مرزا تربت علی خانصاحب سابق جنرل سکرٹری انجمن ہذا کی سہ سالہ خدمات و حسن کارگزاری کا اعتراف کرتے ہوئے اظہار شکریہ کیا جائے۔ جس پر شکریہ کا ووٹ پاس ہوا

(۴) قرار پایا کہ صوبہ ہذا کے ہر ایک ضلع میں کم از کم ایک ایک مبلغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقرر ہو۔ جس کی تحریک کا مناسب انتظام کیا جائے۔ علاوہ ازیں ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنے وقت کا کچھ حصہ مخصوص طور پر خالص تبلیغی کاموں کے لئے وقف کرے۔ جن اوقات میں وہ سکرٹری صاحب دعوۃ و تبلیغ پراونشل انجمن کی ہدایات کے ماتحت کام کریں گے۔

(۵) قرار پایا کہ پراونشل انجمن احمدی احباب کو توجہ دلائے کہ وہ اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم دلا کر مبلغ طیار کرائیں۔ اور جو اپنا خرچ برداشت نہ کر سکیں ان کو حسب گنجائش پراونشل فنڈ سے وظائف دئے جائیں۔

(۶) قرار پایا کہ پراونشل انجمن ہر سال ایک تبلیغی جلسہ صوبہ کے اندر کرائے جس کا مقام ہر سال حتی الوسع مختلف اضلاع میں ہو۔

(۷) قرار پایا کہ جناب بابو محمد عالم صاحب مرحوم جو حال ہی میں بمقام راولپنڈی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے پسماندگان کے متعلق ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔

(۸) قرار پایا کہ صوبہ ہذا میں جن احمدی احباب نے غیر احمدیوں کو لڑکیوں کے رشتے دئے ہیں۔ ان کے بارہ میں پراونشل انجمن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مشورے کے بعد مناسب کاروائی کرے۔

(۹) قرار پایا کہ رسول خان سکنہ ترنگزئی کو مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے مبلغ یکصد روپیہ بطور وظیفہ سال رواں کے لئے دیا جائے۔

(۱۰) قرار پایا کہ صوبہ ہذا میں پراونشل لائبریری قائم کی جائے۔ جس میں کتب حوالہ جات فراہم کی جائیں۔

(۱۱) قرار پایا کہ مسودہ قواعد و ضوابط انجمن پر مجلس عاملہ دوبارہ غور کرکے بعد مناسب ترمیم و تنسیخ کے شائع کرا دے۔

(۱۲) قرار پایا کہ رسالہ "ہندو راج کے منصوبے" تعداد ۱۵۰ پراونشل انجمن کی طرف سے خرید کر صوبہ میں تقسیم کیا جائے۔

(۱۳) قرار پایا کہ اخبار الفضل کا خاتم النبیین نمبر تعداد ایکسو پراونشل انجمن کی طرف سے خرید کر صوبہ میں تقسیم کیا جائے۔

اعلان برائے ماہواری اجلاس تحصیل حافظ آباد

تحصیل حافظ آباد کا پہلا ماہواری اجلاس مورخہ ۱۵ نومبر بمقام پریم کوٹ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ میں منعقد ہوگا۔ تحصیل حافظ آباد کے احمدی احباب اور خاص کر گرد و نواح کے انصار اللہ اور احباب جلسہ میں شامل ہوں۔ مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ اور مولوی عبدالرحمن صاحب پیر کوٹی تقریر فرمائیں گے۔

خاکسار:۔ محمد بخش امیر۔ نائب مہتمم تبلیغ ضلع گوجرانوالہ

چندہ مرمت مسجد لنڈن اور احمدیہ مستورات

ان بہنوں کے ناموں کی فہرست جنہوں نے چندہ مرمت مسجد لنڈن پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ دیا ہے

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نومبر کے شروع میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ چندہ مرمت مسجد لنڈن کم سے کم دس ہزار روپیہ ہونا چاہیئے۔ اور یہ رقم بہت جلد جمع ہونی ضروری ہے۔ اس لئے اس تحریر کے ذریعہ بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے چندوں کو جلد تر ادا کر کے حضور کے منشاء مبارک کو پورا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

کسی گذشتہ اخبار میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ تحریک مسجد لنڈن میں جن بہنوں نے پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ کی رقم ادا فرمائی ہے۔ ایسے نام فہرستوں کے موصول ہونے پر شائع کئے جاوینگے میرے پاس اس وقت تک جو فہرستیں آچکی ہیں۔ ان کے نام اس اخبار میں شائع کئے جاتے ہیں۔

جن بہنوں کا چندہ مرمت مسجد پانچ روپیہ سے کم ہے۔ وہ نہیں شائع کیا جا رہا ہے۔ پانچ روپیہ کی خصوصیت اس واسطے رکھی گئی تھی کہ اس سے کم ادا کرنے والی بہنوں کے نام تو ہزاروں ہونگے۔ اس قدر نام کی اخبار میں گنجائش نہیں نکل سکتی۔ پس نظارت بیت المال اپنے وعدے کے مطابق پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم کے ناموں کی فہرست شائع کر کے اپنا وعدہ ایفاء کرتی ہے۔ اور پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ اور جہاں اماء اللہ نہیں ہے۔ وہاں کے عہدہ داران سے التماس کرتی ہے۔ کہ جن بہنوں نے پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ رقم ادا کی ہے ان کی فہرست بنا کر بیت المال میں ارسال فرما دیں۔ مگر اس فہرست کے ساتھ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جہاں فہرست مکمل کر کے ارسال کی جاوے۔ وہاں وصول شدہ چندہ مرمت مسجد لنڈن بھی ساتھ ہی ارسال کیا جاوے۔

فہرست کے شائع کرنے میں اس امر کا لحاظ رکھا جاوے گا۔ کہ آیا روپیہ بھی پورا وصول ہو گیا ہے۔ یا ابھی باقی ہے۔ نیز حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں روپیہ کا جلد تر پورا ہونا ضروری ہے۔ پس پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ اور جہاں یہ مجلس قائم نہیں ہے۔ وہاں کے عہدہ داروں سے تاکید کرتے ہوئے۔ کہ مرمت مسجد لنڈن کا روپیہ جلد سے جلد بھیج دیا جاوے۔ ذیل میں فہرست موعودہ دی جاتی ہے۔

فہرست چندہ مرمت مسجد لنڈن

جماعت قادیان کی سیکرٹری مال صاحبہ لجنہ اماء اللہ سکینۃ النساء نے حسب ذیل فہرست بھیجی ہے۔

(۱) حضرت ام المومنین صاحبہ ۵۰/-
(۲) والدہ طاہر احمد ۲۵/-
(۳) آپا جان والدہ ناصر احمد ۱۵/-
(۴) بیگم صاحبہ حضرت میاں شریف احمد صاحب ۲۰/-
(۵) سارہ بیگم صاحبہ چوڑیاں طلائی ۴ عدد
(۶) والدہ مظفر احمد کلپ کلائی
(۷) امۃ السلام بیگم ۱۰/-
(۸) نصیرہ بیگم ۲۰/-
(۹) ناصرہ بیگم ۱۰/-
(۱۰) سکینہ دوکاندار ۱۰/-
(۱۱) اہلیہ کلاں منشی فرزند علی خاں صاحب ۵/-
(۱۲) ہمشیرہ خاں صاحب منشی فرزند علی ۵/-
(۱۳) امۃ الحفیظ اہلیہ مولوی عبد الواحد ۵/-
(۱۴) اہلیہ بھائی جی ۵/-
(۱۶) عائشہ خلیل احمد ۵/-
(۱۷) آپا خیر النساء والدہ بشیر احمد ۲۰/-
(۱۸) والدہ رضیہ ۵/-
(۱۹) والدہ سیم ۵/-
(۲۰) امۃ الرحیم اہلیہ مرزا برکت علی ۱۰/-
(۲۱) والدہ بابو رحمت اللہ صاحب عبید اللہ گنج بھوپال ۱۰/-
(۲۲) حلیمہ اہلیہ یوسف ۵/-
(۲۳) اہلیہ مولوی ابراہیم بقاپوری ۵/-
(۲۴) امۃ اللہ ۵/-
(۲۵) حفظہ عزیز اللہ ۱۰/-
(۲۶) اہلیہ مولوی محمد الدین ہیڈ ماسٹر ۱۰/-
(۲۷) کلثوم اہلیہ قاضی عبد اللہ صاحب ۵/-
(۲۸) اہلیہ قاضی امیر حسین ۵/-
(۲۹) حسن بی بی اہلیہ ملک غلام حسین ۵/-
(۳۰) اہلیہ غلام رسول صاحب ۵/-
(۳۱) اہلیہ شیخ عبد الرحمن مصری ۵/-
(۳۲) اہلیہ شیخ محمود احمد عرفانی ۵/-
(۳۳) عزیزہ بیگم ۵/-
(۳۴) اہلیہ ملک کرم الٰہی ۵/-
(۳۵) حفیظہ چوہدری عبد الغفار ۵/-
(۳۶) اہلیہ ملک عبد العزیز بالیاں طلائی دو عدد
(۳۷) فاطمہ بیگم بٹن طلائی
(۳۸) امۃ العزیز (مولوی) انگوٹھی طلائی
(۳۹) استانی مریم بیوہ حافظ روشن علی انگوٹھی طلائی
(۴۰) مائی کاکو بالیاں طلائی
(۴۱) سردار بیگم انگوٹھی طلائی ۲ عدد
(۴۲) ناجو بالی طلائی ایک عدد
(۴۳) اہلیہ شیخ نیاز محمد صاحب لچھیاں نقرہ و ۴ نقد
(۴۴) اہلیہ یحییٰ خاں بندے طلائی
(۴۵) عائشہ ایوب احمد انگوٹھی طلائی
(۴۶) اہلیہ ڈاکٹر محمد علی خاں مرحوم انگوٹھی طلائی
(۴۷) محمودہ خاتون بندے طلائی دو عدد
(۴۸) امۃ اللہ اہلیہ فیض اللہ جھل بل طلائی دو عدد
(۴۹) بنت نور احمد کیل طلائی ایک عدد
(۵۰) نو آمدہ نو مسلمہ ایک بندہ طلائی
(۵۱) حمیدہ انگوٹھی طلائی ایک عدد
(۵۲) اہلیہ مولوی عبد اللہ بوتالوی انگوٹھی طلائی ایک عدد
(۵۳) اہلیہ فضل محمد بٹن طلائی ایک عدد
(۵۴) اہلیہ سید محمد اسمٰعیل جھانجن دو عدد نقرہ و ۴ نقد

سلیمہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن نے ۔/۷۔ روپیہ ارسال کر کے جو فہرست بھیجی ہے۔ ان میں پانچ روپیہ یا اس سے زائد کی رقوم حسب ذیل ہیں:۔

(۵۵) بیگم صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین ۱۰۰/-
(۵۶) " " نواب اکبر یار جنگ بہادر ۱۰/-
(۵۷) " " مولوی سید بشارت احمد ۵/-
(۵۸) " " میر محمد سعید مرحوم ۱۵/-
(۵۹) خوشدامن " " " ۱۰/-
(۶۰) بیگم صاحبہ سیٹھ محمد غوث صاحب ۱۰/-
(۶۱) محل میر احمد علی صاحب دختر سیٹھ محمد غوث صاحب ۱۰/-
(۶۲) " محبوب علی " " " ۲۵/-
(۶۳) امۃ الحفیظ بیگم " " " ۵/-
(۶۴) وسعۃ الحی " " " ۵/-
(۶۵) محل محمد اعظم ہو " " " ۱۰/-
(۶۶) عزیزہ بیگم نواسی " " " ۵/-
(۶۷) ناصرہ بیگم " " " " ۵/-
(۶۸) محمودہ بیگم " " " " ۵/-
(۶۹) رشیدہ بیگم " " " " ۲/-
(۷۰) مفخورہ بیگم " " " " ۲/-
(۷۱) مبارک بیگم " " " " ۲/-

(۶۰ تا ۷۱) از خاندان سیٹھ محمد صاحب ۸۶/-

(۷۲) بیگم صاحبہ مولوی حیدر علی ۲۰/-
(۷۳) " " بہادالدین خاں ۵/-
(۷۴) " " محمد عثمان ۵/-
(۷۵) " " عبدالقادر صدیقی ۵/-
(۷۶) صغرا بیگم صاحبہ ۵/-
(۷۷) محل دوم رضوی صاحب ۵/-
(۷۸) بہو رضوی صاحب ۵/-

مذکورہ بالا رقوم عثمانیہ سکہ کی ہیں۔ ان کا سکہ انگریزی ۱۰۷/- ہے۔ اور اس کے علاوہ زیور حسب ذیل ہیں:-

(۷۹) محل حکیم میر سعادت علی صاحب ایک جوڑا بھٹے جڑاؤ
(۸۰) بنت مولوی سید بشارت احمد ایک جوڑا ایرنگ طلائی
(۸۱) عائشہ مصری غیر احمدی زوجہ محمد سعیدی نومبائع ایک جوڑہ ایرنگ طلائی
(۸۲) محل مولوی منظور احمد ایک ٹریپر طلائی۔

لجنہ اماء اللہ منٹگمری از محمودہ سیکرٹری صاحبہ

(۸۳) سیدہ جمیلہ خاتون لیڈی ڈاکٹر ۲۵/-
(۸۴) سیکرٹری صاحبہ ۵/-
(۸۵) سعیدہ بیگم اہلیہ محمد اسمٰعیل نمبردار ۵/-
(۸۶) ایک احمدی بہن ۵/-
(۸۷) اہلیہ چوہدری عبداللطیف سب جج ایک جٹا ڈبند طلائی ۲۳ دانہ
(۸۸) اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل ایک جوڑی بندے طلائی ۔

یہ دونوں زیور بذریعہ مولانا عبدالرحیم صاحب درد بھیجے گئے ہیں۔

جماعت سامانہ ۔ امیر جماعت غلام قادر صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ اس جگہ کی مستورات عام طور پر بہت ہی غریب ہیں۔ اور یہاں کی عورتیں بالخصوص مردوں کی دست نگر ہیں۔ لیکن تاہم بھی حضرت اقدس کی آواز مرمت مسجد لنڈن پر احمدیہ مستورات نے بانشرح صدر سے لبیک کیا ہے۔ اور ہر ایک بہن نے (جس کی مفصل لسٹ شامل ہے۔ اکثر زیور کی صورت میں چندہ دیا ہے۔) چندہ کے ادا کرنے میں ایک دوسری سے بڑھکر مقابلہ کیا ہے۔ طلائی زیور پانچ روپیہ کا والدہ خلیل الرحمٰن کی طرف سے ہے۔ دوسری بہنوں نے بعوض زیور نقرہ چندہ دیا ہے۔ اور زیور نقرہ ۱۳۰ تولہ ہے۔ اور نقد ۲/ عہ ہے۔ کل رقم ۶۷ ہوئی ہے۔ گو یہ رقم دوسری جماعتوں کے مقابلہ میں کم ہے۔ لیکن سامانہ کی مستورات کی حالت کے ماتحت بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ حضرت اقدس کے حضور بھی دعا کی درخواست کریں۔

صفیہ بیگم پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ فیروزپور۔ فہرست پانچ روپیہ یا پانچ روپیہ سے زائد کی حسب ذیل ہے:-

(۸۹) اہلیہ بابو عبدالعزیز انگشتی طلائی ۱/ عہ
(۹۰) صفیہ بیگم پریذیڈنٹ " " ۱/ بعہ
(۹۱) اہلیہ بابو محمد فاضل اوورسیر لاگ طلائی ۲/ سے
(۹۲) اہلیہ بابو محمد جمیل صاحب چھیاں نقرہ ۱/ صہ
(۹۳) اہلیہ بابو محمد حسن امام مسجد ۵/-
(۹۴) اہلیہ پیر اکبر علی وکیل ۵/-
(۹۵) اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب سب جج ۵/-

(۹۶) استانی عائشہ بیگم ۵/-
(۹۷) وزیرآباد۔ اہلیہ بابو محمد صدیق صاحب ریلوے گارڈ ۵/-
(۹۸) اہلیہ میاں اللہ رکھا ڈرائیور ۱۰/-

منٹگمری نیاز بی بی پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ منٹگمری لاہور۔ کل رقم مالیہ قابل اشاعت نام بہ تفصیل ذیل:-

(۹۹) اہلیہ چوہدری عبدالحی خاں صاحب ۱۵/-
(۱۰۰) والدہ شیخ عبداللطیف ۵/-
(۱۰۱) اہلیہ سید محمد اشرف توڑے نقرہ
(۱۰۲) " چوہدری عبدالرحیم انگوٹھی طلائی
(۱۰۳) نیاز بی بی پریذیڈنٹ پراندہ نقرہ وبٹن نقرہ
(۱۰۴) اہلیہ چوہدری عبدالرحیم ڈنڈی طلائی
(۱۰۵) " اہلیہ چوہدری عبدالمومن پری بند نقرہ
(۱۰۶) " چوہدری مظفر علی انگوٹھی طلائی وعص نقد

قیمت زیور و نقد ۳۸/۱۱/۰

(۱۰۷) اہلیہ بابو محمد شریف صاحب گورداسپور ۹/۹/-
(۱۰۸) مفضل بی بی لیڈی ڈاکٹر " ۵/-
(۱۰۹) اہلیہ صاحبہ خواجہ نظام الدین جالندھر چھاؤنی ۵/-
(۱۱۰) " کلاں بابو فضل الدین صاحب اوورسیر " ۷/-
(۱۱۱) " خورد " " " ۱۰/-
(۱۱۲) اہلیہ صاحبہ سید علی محمد صاحب " ۵/-
(۱۱۳) اہلیہ چوہدری غلام محمد صاحب چک ۲۴۸ جڑانوالہ ۵/-
(۱۱۴) اہلیہ بابو محمد خورشید صاحب اوورسیر کلاس
دو عدد چوڑیاں طلائی قیمتی ۳۵/-
(۱۱۵) والدہ صاحبہ مرحومہ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب جے پور ۱۲/-
(۱۱۶) زبیدہ خاتون زوجہ بابو غازی الدین پنشنر
پوسٹ ماسٹر بلگام ۵/-
(۱۱۷) اہلیہ بابو فضل کریم صاحب اوورسیر بنگہ نوزبوالہ انگوٹھی طلائی
(۱۱۸) خاندان سید مزمل شاہ صاحب گھیر ضلع گجرات ۱۰/-
(۱۱۹) اہلیہ صاحبہ صوبہ دار نظام الدین توپخانہ ۱۳۲ ۵/-
(۱۲۰) " " سید محمد یوسف شاہ سب اسسٹنٹ سرجن جرداد ۶/-
(۱۲۱) مریم بی بی زوجہ بابو عبدالرحمٰن صاحب جھانسی ۵/-
(۱۲۲) سعیدہ بیگم اہلیہ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری ملک شام ۱۰/۹/۱
(۱۲۳) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب ملتان ۵/-
(۱۲۴) " " بابو عبدالقدوس صاحب ... ۵/-
(۱۲۵) " " " ضیاء الحق صاحب لاہور چھاؤنی ۵/-
(۱۲۶) والدہ صاحبہ عبدالعزیز صاحب سیکرٹری بھروہ ۵/-

زبیدہ بیگم اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیر

(۱۲۷) اہلیہ مولوی احسان الحق صاحب سررشتہ دار ۵/-
(۱۲۸) " " محمد ظریف صاحب وکیل معہ اپنے بچوں کے ۶/-
(۱۲۹) زبیدہ بیگم اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب ۵/-

جماعت شاہدرہ کل چندہ مسجد لنڈن ۳۴/۱۲/-

(۱۳۰) اہلیہ حکیم احمد الدین صاحب ۸/-
(۱۳۱) " اللہ بخش صاحب خیاط ۵/-
(۱۳۲) " صاحبہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب ۲/-

(۱۳۳) اہلیہ صاحبہ محمد طیب احمدی سرائے نورنگ ایک انگوٹھی طلائی
(۱۳۴) " " ڈاکٹر محمد انور صاحب شفاخانہ بجل
ضلع میانوالی ۵/-
(۱۳۵) اہلیہ صاحبہ پیر محمد زمان اکٹ ایل کمپنی کھوڑ
ضلع کیمبل پور ۵/-
(۱۳۶) جماعت کنانور کی مستورات کی طرف سے ۱۵/۷/۰ کی فہرست ملی ہے۔ لیکن اس میں نفیسہ بی بی اہلیہ ای حمزہ کی رقم ۵/۸ کی ہے۔ باقی بہنوں کی طرف سے چندہ مسجد لنڈن کی رقم پانچ روپیہ سے کم ہے۔
(۱۳۷) جماعت ملتان سے ۱۸/۹/۹ کی فہرست مسجد لنڈن کی پہنچی ہے۔ اس میں اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب۔ اہلیہ و دختر محمد اکبر خاں ۵/- ہیں۔ باقی فہرست میں نام پانچ روپیہ سے کم ہیں۔ اس لئے چھوڑے گئے ہیں۔

بابو جان محمد صاحب س-ب۔ انسپکٹر پولیس رخصتی حسن ابدال نے لکھا ہے۔ کہ نظر فاطمہ زوجہ عزیز محمد میرے لڑکے نے وفات کے وقت وصیت کی تھی۔ کہ ۱۵/- قادیان بھیجے جاویں۔ ان کی وصیت کے مطابق ۵/- مسجد لنڈن اور ۱۰/- اشاعت اسلام کے لئے ارسال ہیں۔ مرحومہ کے لئے احباب دعا مغفرت فرماویں۔

(ناظر بیت المال)

ہندوستان کی احمدیہ جماعت کیلئے چندہ خاص کی میعاد میں صرف دو ہفتہ باقی رہ گئے

ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام جماعتوں اور افراد کا چندہ خاص ۳۰ر نومبر تک داخل ہونا چاہیئے۔ وقت اب گنتی کے چند دن باقی ہیں۔ اور کام بہت ہے۔ کیونکہ بقایوں کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ایک بڑی رقم چندہ خاص میں داخل ہونے والی ہے۔ لیکن تاہم بھی مجھے عہدہ داران اور چندہ خاص میں خاص دلچسپی لینے والے احباب سے توقع ہے۔ کہ انہوں نے جس طرح پہلی قسطوں کے پورا کرنے میں توجہ سے کام کیا ہے۔ اسی طرح اگر اب پھر ان چند ایام میں بھی سعی اور انتھک محنت کریں گے۔ تو بقیہ چندہ خاص دو ہفتہ میں اپنی جماعت کا داخل کر سکتے ہیں۔ لیکن ضرورت ان کی توجہ کی ہے مجھے یقین ہے۔ کہ احباب کرام چندہ خاص کو ٹھیک ۳۰ر نومبر تک پورا کرنے میں خاص محنت اور توجہ فرماوینگے۔ تاکہ ان کا چندہ خاص وقت پر داخل ہو جاوے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ کے انعامات کے وارث ہوں۔

پس اس مختصر اعلان کے ذریعہ عہدہ داروں اور چندہ خاص میں خاص دلچسپی لینے والے اصحاب کی توجہ مبذول کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس تھوڑے سے وقت کو غنیمت جانیں۔ اور اپنی اپنی جماعت کا چندہ خاص وقت پر داخل فرماویں۔ تا وہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے مستفیض ہوں۔ اللہ تعالےٰ ...

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ان کے خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت ... بچہ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً ۱۱ تولہ خرچ ہوتی ہے۔ ایکدفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

حب مقوی اعصاب

فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں۔ بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ جوڑوں کا درد۔ درد کمر۔ تمام بدن کا درد ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتا ہے۔ یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے بھی خاص علاج ہیں۔

قیمت پچیس گولیاں ایک روپیہ ۸ر

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

آپ کے انگلش ٹیچر کو پڑھتے ہوئے

انگریزی خود بخود آجاتی ہے

دیکھئے جناب شیخ محمد بشیر صاحب آزاد احمدی ٹریننگ کلاس انبالہ کیا فرماتے ہیں۔ واقعی جدید انگلش ٹیچر ایک نایاب کتاب ہے۔ کتاب کے حجم کو دیکھتے ہوئے قیمت بھی ارزاں ہے۔ آپ نے دریا کو ایسے دلچسپ طریقہ سے کوزہ میں بند کیا ہے کہ اس کو پڑھتے ہوئے دل بالکل نہیں گھبراتا۔ جب اس کو پڑھتے ہوئے خود بخود انگریزی آجاتی ہے تو اس کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ جس کی بھی نظر سے جدید انگلش ٹیچر گزرا اس کے منہ سے بھی سبحان اللہ نکل گیا۔ میرے خیال میں ایسی آسان اور فصیح انگلش ٹیچر آج تک شائع نہیں ہوئی۔

قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ اگر لائق استاد کی طرح انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوالیں۔

قمر برادرز (الف) شملہ

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت راجہ علی محمد خان صاحب افسر مال

ضلع راولپنڈی بمقام راولپنڈی

دعویٰ جود ڈیشل نمبر ۵۳ سال ۱۹۳۱ء

فتح دین ولد پیر بخش قوم بگیال راجپوت ساکن دوبیرن کلاں تحصیل گوجر خان

بنام:۔ لدھا رام و بیربل ہیرا سنگھ پسران خزان مل ترلوک سنگھ ولد گور بخش سنگھ زرگر سکونت ایضاً

دعویٰ تردید نوٹس بیدخلی اراضی تعدادی ۲ کنال ۱۵ مرلہ واقعہ موضع دوبیرن کلاں

بنام ترلوک سنگھ ولد گور بخش سنگھ قوم زرگر ساکن دوبیرن کلاں تحصیل گوجر خان۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ترلوک سنگھ کو تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام ترلوک سنگھ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر ترلوک سنگھ مذکور تاریخ ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء کو مقام راولپنڈی حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ آج بتاریخ ۴ نومبر ۱۹۳۱ء بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

زیر مہر عدالت

اردو شارٹ ہینڈ

(مختصر نویسی) سیکھئے

مسٹر جی۔ ایم۔ مہتہ۔ ایف۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ ٹی۔ ایس ڈی دانگلینڈ۔ ایم۔ آئی۔ ایس۔ ڈی۔ ایم ڈپیرس) پرنسپل صاحب انڈین کارسپونڈنس کالج بٹالہ کی تازہ تصنیف۔ صرف دس اسباق کوزہ میں دریا۔ کتاب مجلد و خوبصورت۔ قیمت حصہ اول مبلغ ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار

مینیجر اردو شارٹ ہینڈ بک ڈپو۔ بٹالہ (پنجاب)

المناس

ہندوستان کا سب سے سستا رسالہ ہے۔ سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ خریداروں کو آٹھ جاسوسی افسانوں کا مجموعہ مفت۔ المناس میں بہترین افسانے۔ بلند پایہ ادبی مضامین۔ مشہور شاعروں کا کلام اور شاندار تصویریں شائع ہوتی ہیں۔ پتہ۔ مینیجر رسالہ "المناس" لاہور

احمدیہ پریس امرتسر

میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

محمد شفیع احمدی مالک احمدیہ پریس امرتسر

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کے لئے خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلا تامل منگاؤ۔ اور اس کے ضرور اثر کا مشاہدہ کرو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک عہ

ملنے کا پتہ

مینیجر شفاخانہ آدم پنڈ بر سلانوالی ضلع سرگودھا

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی گرم پانی میں ملا کر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار۔ زکام۔ پسلی۔ نمونیہ۔ پلیگ۔ موتی جھرہ۔ چیچک پیٹ بھرے دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہر ... جادو کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ ڈاکٹر محمد حسن احمدی ایم ڈی ... انچارج ایسوسی ایٹ ... لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لندن سے ۹ نومبر کو رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ گول میز کانفرنس کے بعض مندوبین یا پنڈت مالویہ کی فرودگاہ پر جمع ہوئے۔ سر سپرو نے پر زور اپیل کی۔ کہ فرقہ وار مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک اور آخری کوشش کی جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر فیڈریشن سکیم پر اطمینان کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہوگا۔ مسلمانوں اور اقلیتوں کے اتحاد سے پیدا شدہ صورت حالات پر بھی بحث کی گئی۔ تاحال آخری فیصلہ نہیں ہوا۔

۹ نومبر کو لندن میں ایک جلسہ میں گاندھی جی نے تقریر کی۔ اور دعویٰ کیا۔ کہ کانگرس عوام کی نمائندہ ہے اور حکومت سنبھال سکتی ہے۔ اگر گفت و شنید کے ذریعہ اس مقصد کا حصول نہ ہوا۔ تو وہ قربانی کے ذریعہ ایسا کریگی۔ اسی قربانی سے تنگ آکے لارڈ ارون مجھے جیل سے نکال کر یہاں لائے۔ اگر میں قوم کا نمائندہ نہیں۔ تو میرے ساتھ گفت و شنید کی ضرورت ہی کیا تھی۔

۱۰ نومبر کو ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کہا۔ گول میز کانفرنس اس لئے ٹوٹ رہی ہے کہ اس میں قوم کے نہیں۔ بلکہ فرضی نمائندے ہیں۔ میں جو ہندوستان کے نوے فیصدی لوگوں کا نمائندہ ہوں۔ تقریباً ڈیڑھ صد فرضی نمائندوں کا مقابلہ کس طرح کر سکتا ہوں۔

لندن سے ۹ نومبر کی اطلاع ہے کہ لارڈ ریڈنگ اس کوشش میں ہیں۔ کہ گول میز کانفرنس ڈیلیگیٹوں کو صوبجاتی آزادی کے حق میں کر لیا جائے۔ لیکن گاندھی جی نے صاف کہدیا ہے کہ کانگرس کے مطالبات میں ہرگز کوئی کمی نہیں کی جاسکتی۔ یا تو حقیقی ذمہ داری دی جائے یا پھر حکومت کو کانگرس کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

۹ نومبر کو کابینہ کے وزراء ملک معظم کے حضور پیش ہوئے جنہیں ملک معظم نے ان کی وزارتوں کے قلمدان سپرد کئے اور بعد ازاں اپنی پریوی کونسل کا اجلاس منعقد کیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ اب جموں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور محکمہ فوج کے صیغہ جات کا انتظام برطانوی افسروں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور آئندہ ہر کام ان کی ہدایات کے ماتحت ہوا کریگا۔

جموں سے ۸ نومبر کی اطلاع ہے کہ شاہی محلات کی نگرانی کے لئے جو ڈوگرہ فوج متعین ہے۔ برطانوی افسروں کے حکم سے ان کے خیموں کی تلاشی لی گئی۔ تو مسلمانوں کا لوٹا ہوا مال وہاں سے برآمد ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تمام ڈوگرہ افواج بہت جلد جالندھر چھاؤنی بھیج دی جائیں گی۔

۸ نومبر کی خبر ہے۔ کہ برطانوی افسروں نے ہندوؤں کے مراکز سازش پر شدید پہرہ لگا دیا ہے۔ مارشل لاء ہنوز جاری ہے۔ دفاتر۔ سکول۔ کالج اور مطابع تنشی بند ہیں۔

مہاراجہ بیکانیر جو گول میز کانفرنس کے ڈیلی گیٹ تھے۔ طبی مشورہ کی بناء پر ۹ نومبر کو واپس بمبئی پہنچ گئے ہیں۔

صوبجات متحدہ کی حکومت نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ فصلوں کے نرخ گر جانے کی وجہ سے زمینداروں پر جو تباہی آئی ہے اس کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ہر ضلع کے مالیہ میں چالیس فیصدی تخفیف کر دی جائے۔ اور جو زمیندار زیادہ تباہ حال ہیں۔ ان کے ساتھ مزید رعایت کی سکیم بھی بنائی گئی ہے۔ اس طرح ایک کروڑ ۹ لاکھ اکتالیس ہزار روپیہ کی رقم کی معافی ہوئی ہے۔

سیالکوٹ ۱۱ نومبر۔ مہرالدین ساکن مظفرپور جو چند روز ہوئے ڈوگرے سپاہیوں کے ہاتھوں زخمی ہوا تھا آج جموں کے ہسپتال میں فوت ہوگیا۔

سیالکوٹ۔ ۱۱ نومبر۔ شیخ حسام الدین ڈکٹیٹر مجلس احرار ایک دستہ رضاکاروں کی معیت میں رات کے بارہ بجے گرفتار کر لئے گئے۔ شیخ حسام الدین کو ایک سال قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔

دہلی۔ ۱۰ نومبر۔ سول کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ سرکاری حلقوں میں ان افواہوں کی پرزور تردید کی جارہی ہے۔ کہ مہاراجہ کشمیر حکومت سے دستبردار ہونے والے ہیں۔ اگرچہ اس امر سے انکار نہیں کیا جاتا۔ کہ اس ضرورت کے پیش آنے کا امکان ہو سکتا ہے۔

لاہور۔ ۱۲ نومبر۔ آج رات ½ ۱۱ بجے مولوی داؤد صاحب غزنوی پر دفعہ ۱۰۷ اقرار نامہ ضمانت گرفتار کر لئے گئے۔

لندن۔ ۱۰ نومبر۔ مارکوئیس آف زیٹلینڈ کو نائب وزیر ہند مقرر کیا گیا ہے۔

نیپلز۔ ۹ نومبر۔ اطالیہ اور سوئس سے تین سو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں برگ فورٹی ایک جھیل ہے۔ جس کا پانی کبھی غائب ہو جاتا ہے۔ اور کبھی خود بخود برآمد ہو جاتا ہے۔ دن میں کئی مرتبہ جھیل کا تمام پانی جذب ہو جاتا ہے۔ اور زمین دکھائی دیتی ہے۔ اور اس کے بعد نیچے سے گڑگڑاہٹ اور جھٹکوں کے بعد پانی زور شور سے نکلتا ہے اور جھیل بھر جاتی ہے۔ پانی کی واپسی کے قبل گہری دھند چھا جاتی ہے۔ جو جھیل بھر جانے پر غائب ہو جاتی ہے۔

لندن۔ ۱۰ نومبر۔ آج ولیعہد حیدرآباد دکن سابق سلطان ترکی کی بیٹی شہزادی درِ شاہوار کو بیاہنے کے لئے لندن سے نیس کو روانہ ہوئے۔ رسم نکاح پنجشنبہ کے روز ادا ہوگی۔

ہیکوکن (نیوجرسی) ۱۰ نومبر۔ کرنل آئزیک لیوس جو مشہور لیوس مشین گن کا موجد ہے۔ ریلوے سٹیشن پر کھڑا تھا۔ کہ اس کی حرکت قلب بند ہوگئی۔ اور نیچے گرتے ہی انتقال کر گیا۔

لاء کالج لاہور کے ہوسٹل میں مسلم طلباء ہمیشہ اذان دیتے چلے آئے ہیں۔ لیکن سنا جاتا ہے دس نومبر کو جب عشاء کی اذان دی گئی۔ تو چند غیر مسلم طلباء موذن کی نقل کرنے اور منہ چڑانے لگے۔ اور ایسا ہی کرنے پر اصرار کیا گیا۔ معاملہ پرنسپل کے پیش کر دیا گیا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ حکومت ہند نے مہاراجہ کشمیر کو مشورہ دیا ہے۔ کہ کیبنٹ میں ایسے مسلمان ممبر شامل کئے جائیں۔ جن پر مسلمانوں کو کامل اعتماد ہو۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ نے شرائط صلح منضبط کر کے حکومت ہند کے پاس بھیجدی ہیں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے امتناعی احکام کے باوجود ۱۱ نومبر کو مسٹر سبھاش چندر بوس نے ڈھاکہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ اس لئے ریل گاڑی میں ہی انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

لندن سے ۱۱ نومبر کی خبر ہے کہ فرقہ وار مسئلہ کا فیصلہ وزیراعظم سنارٹی سب کمیٹی کے اجلاس میں سنا دیں گے۔ اجلاس مذکور کے لئے ابھی تک تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

۱۱ نومبر کو اسمبلی کے ۱۵ سکھ اور ہندو ممبروں کا وفد زیر قیادت سر ہری سنگھ گوڑ پولیٹیکل سکرٹری سے ملا اور کہا۔ کہ کشمیر کی تحریک پان اسلامک تحریک کا حصہ ہے سکرٹری صاحب نے ہمدردانہ جواب دیا۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ضلع گوجرانوالہ اور لائلپور میں بھی کشمیر آرڈیننس نافذ کر دیا ہے۔

پشاور کی اطلاع ہے۔ کہ ۸ نومبر دارالسلطنت کابل میں شاہ کابل کے صاحبزادے محمد طاہر خاں ولیعہد بہادر کی رسم عروسی اپنے ماموں سردار احمد شاہ خاں وزیر دربار کی دختر فرخندہ اختر کے ساتھ عمل میں آئی۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔